www.neweramagazine.com
NewEraMagazine

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلا کا سفر

از عروج شیخ

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین New Era Magazine کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Neramag@gmail.com

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

تم بہت ذہین ہو حرمین۔۔سر ظفر نے اپنی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔۔اس نے سر اٹھا کر انھیں دیکھا اور دوبارہ رجسٹر میں کچھ لکھنے میں مصروف ہوگئی وہ انکی سامنے کی کرسی پر ہی بیٹھی تھی۔۔

ویسے آپ میری تعریف کیوں کر رہے ہیں؟؟تیزی سے رجسٹر کے صفہ پر قلم چلاتے ہوئے اس نے سوال کیا۔۔

کیونکہ میں اپنی کلاس میں جو

exersice

دو دن کرواتا ہوں اور پھر میرے اسٹوڈنٹ اس پر تین دن پریکٹس کرنے کے بعد مجھے ریزلٹ دیتے ہیں تم وہ

exersice

ایک دن میں سمجھ کر مجھے ریزلٹ دے دیتی ہو بہت حیرت کی بات ہے

accounting

کوئی حلوہ نہیں ہے۔۔ وہ بھویں چڑھا کر حیرت سے بول رہے تھے۔۔

میں بچپن سے ہی ہر چیز ایک نظر میں پک کر لیتی ہوں۔۔ اسنے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

گریٹ۔۔۔ ویسے مجھے بہت فخر ہے تم پر تم یہاں انچارج کی حیثیت سے اتنے بڑے کوچنگ کو ہینڈل کررہی ہو اور ساتھ ہی تعلیم بھی جاری رکھے ہوئی ہو۔۔وہ اسے سراہا رہے تھے۔۔

تھینکس۔۔بٹ آئی تھنک آئی آئیم لکی۔۔مجھے سٹڈی میں کافی پرابلم ہو رہی تھی مگر ایک کولیگ کی صورت میں مجھے آپ جیسے قابل ٹیچر مل گے۔۔ اسنے ریجسٹر سر ظفر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

گُڈ۔۔ ایک نظر ریجسٹر کو دیکھ کر انھوں نے کہا۔۔

آج کے لئے اتنا ٹھیک ہے باقی میں کل سمجھاؤں گا۔۔انھوں نے رجسٹر اسے دیتے ہوئے بولا۔۔

تمھارے ابّو کی پھر سے نوکری چھوٹ گئی ہے اور تمھیں شرم نہیں ہے کہ کوئی کام دھندا کرلو سارا دن گھر میں بیٹھ کر روٹیاں ہی توڑتے رہتے ہو۔۔ٹوکرے سے سبزی نکالتے ہوئے وہ ماجد پر غصہ نکال رہی تھیں۔۔

میں نے کام کی بات کی ہے ایک جگہ امی، کل سے جاؤں گا وہاں۔۔ منہ میں چھالیا ڈالتے ہوئے وہ صفائی پیش کررہا تھا۔۔

ارے کیا ہوا امی اتنا شور کیوں کررہی ہیں آپ۔۔حرمین نے کندھے سے پرس اتارتے ہوئے بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سب چھوڑو پہلے جاکے روٹی پکالو میں یہ سبزی کاٹ کے آرہی ہوں ہنڈیا چڑھانے۔۔ فاطمہ نے سبزی کاٹتے ہوئے اسکو آرڈر دیا۔۔

بھئی ابھی تو آئی ہوں میں آتے ہی کام بتا دیا۔۔اسنے گردن کو پیچھے دھکیلتے ہوئے بیزاری سے کہا۔۔

بس فوراً کام کہ نام پر دم نکل گیا تمھارا۔۔ انکے ہاتھ سبزی کاٹنے میں مصروف تھے اور زبان بیٹی کو ڈانٹنے میں۔۔

آپ نہ کبھی بھی میری قدر نہیں کرینگی۔۔ اسنے شکائیتی نظروں سے ماں کو دیکھا۔۔

ہاں ہاں ہم جانتے ہیں تم ہر کام میں پرفیکٹ ہو سب سے آگے رہتی ہو مگر زرا گھر پر بھی توّجہ دو ماشااللہ اتنی خوبصورت ہو ہر جگہ سے تمھارے رشتے آجاتے ہیں،کل کو تمھاری شادی کرینگے تو۔۔

اسنے بات کاٹ کر سوال کیا۔۔

تو کیا آپ لوگ میری شادی بھی کرینگے؟اسنے حیرت سے فاطمہ کو دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو کیا ساری زندگی ماں کہ ہاتھ کا کھانا کھانے کا ارادہ ہے تمھارا۔۔ انکے سبزی کاٹتے ہاتھ اب رک چکے تھے۔۔

سارا قصور آپکا ہے۔۔آپ اتنا اچھا کھانا پکاتی ہی کیوں ہیں جو سب آپکے ہاتھ کا بنا کھانا کھائیں۔۔۔ مجھے دیکھیں ایسا کھانا پکاتی ہوں کہ دوبارا کوئ خواب میں بھی کھانے کا نہ سوچے۔۔ کچھ سیکھیں آپ مجھ سے

امی۔۔وہ اپنی ہنسی کو دبا کر تیزی سے بول رہی تھی۔۔

ہاں تم تو جان بوجھ کر کرتی ہو تاکہ سارا کام ماں ہی کرے۔۔وہ دوبارا سبزی کاٹنے میں مصروف ہو گئی۔۔

اگر آپکو یہ مسئلہ ہے کہ سارا کام آپکو کرنا پڑتا ہے تو آپ اپنے دونوں بیٹوں کی شادی ماسیوں سے کروا دیے گا۔۔ ماسی سے بہتر گھر کا کام کون کرے گا اور آپکو آرام بھی مل جائے گا مجھے بھی شادی کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فاطمہ کا غصہ اب ہنسی میں بدل رہا تھا۔۔

اچھا اب میں روٹی پکانے جا رہی ہوں آپ بھی کیا یاد کریں گی کیا بیٹی ملی ہے آپکو۔۔ بالوں کو سمیٹ کر وہ کچن کی طرف جا رہی تھی۔۔

فئیر کومپلیکشن اور کلین شیو وہ لڑکا اپنے سامنے شیشے پر پڑے باکس میں سفید پاؤڈر کی تھیلیاں بڑی احتیاط کے ساتھ سمارٹ فون کہ نیچے رکھ رہا تھا اور پھر باکس کو بند کر کہ مارکر سے اس پر نشان بنا رہا تھا۔۔

بھائ اگر ہم پکڑے گے تو۔۔۔اسے مخاطب کرنے والا وہ چھوٹے قد کا لڑکا جسکا نام سلمان تھا، اسی کی دکان میں ایک ورکر کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔۔

تو بلاوجہ ڈر رہا ہے۔آج تک میں پکڑا گیا ہوں جو آج پکڑا جاؤں گا۔۔ اور تجھے کیا لگتا ہے میں یہ کام پہلی دفعہ کر رہا ہوں؟؟دو سال ہوگئے ہیں مجھے اس کام میں۔۔ تو فضول میں میرا دماغ نہیں خراب کر۔۔ اس نے سلمان کو بری طرح جھڑک دیا۔۔

لیکن پھر بھی بھائ۔۔۔ سلمان کہ چہرے پر پریشانی صاف نظر آرہی تھی۔۔

دیکھ یہ سارے باکس بہت احتیاط کے ساتھ گودام میں رکھ دے رات کو مجھے اسکی ڈلیوری کرنے جانا ہے۔۔ اور ہاں یہ سارے باکس الگ رکھنا دوسرے باکسس کے ساتھ مکس نہیں ہونے چاہیے۔۔ وہ ایک ایک الفاظ پر زور دے رہا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔سلمان نے جواباً سر ہلا دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں زرا جا رہا ہوں شاداب کے پاس کل میچ ہے نا پاکستان اور آسٹریلیا کا۔۔اسی چکر میں۔۔اسنے اپنا موبائل جینز کی جیب میں رکھتے ہوئے بولا۔

ﮧﮧﮧﮧﮧﮧﮧﮧﮧﮧﮧﮧﮧﮧﮧﮧ

کیا ہوا حرمین تم اتنی پریشان کیوں لگ رہی ہو۔۔شفا کو کچھ تشویش ہوئی۔

کل دادی جان کہ گھر جانا ہے یار۔۔اسنے کیبورڈ سے ہاتھ ہٹا کہ کہا۔۔

تم دونوں یہاں بیٹھی ہو سر کی کلاس شروع ہونے ہی والی ہے۔۔

دونوں ہاتھ کمر پر رکھے وقار ان دونوں کہ سامنے کھڑا تھا۔۔

وہ دونوں کالج کہ کمپیوٹر لیب میں بیٹھی تھیں چونکہ یہ ایک پرائیوٹ ٹیکنکل کالج تھا اس لیے گرلز اور بوائز ساتھ ہی پڑھتے تھے۔۔

اچھا ہم آرہے ہیں بس پانچ منٹ میں۔۔ حرمین نے کہا۔۔

ہاں تو تم کیا کہہ رہی تھی کہ دادی کہ گھر جانا ہے۔۔ شفا نے اسکو یاد دلایا۔۔

ہاں یار دادی جان کہ گھر جانا ہے۔۔سب ہونگے وہاں پر یار دعوت ہے نہ۔۔وہ نظریں جھکائے کہہ رہی تھی۔۔

سب سے تمھادا کیا مطلب ہے حرمین؟ شفا نے سوالیا نظروں سے اسے دیکھا۔۔

مبین چاچو۔۔۔۔ اسنے نظریں اٹھا کر کہا۔۔

اووہ۔۔۔۔یار تو تم نہیں جاؤ نہ۔۔کوئی بہانہ بنالو۔۔شفا نے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔

نہیں بنا سکتی بہانہ میں۔۔۔سب گھر والے جائیں گے یار۔۔۔اسنے مآیوسی سے کہا۔۔

تو پھر تم چلی جاؤ کچھ نہیں ہوتا۔۔ شفا اسکو تسلّی دے رہی تھی۔۔

کیا کچھ نہیں ہوتا۔۔؟؟ اس شخص کو دیکھتی ہوں تو گھن آتی ہے۔بچپن کی وہ خوفناک یادیں پھر سے تازہ ہوجاتی ہیں۔۔ اسکے چہرے پر نفرت کی لکیریں واضح تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم اپنے پیرنٹس کو کیوں نہیں بتا دیتی۔۔اگر انکے علم میں بات آگئ تو وہ خود ہی تمھیں اس انسان کہ سامنے نہیں آنے دینگے، بلکہ خود بھی نہیں ملیں گے اس سے۔۔ شفا اسکو سمجھانے لگی۔۔

کیا بتاؤں میں انکو کیا؟ اور یہ سب جان نے کہ بعد میرے ابّو کیا سوچیں گے کہ انکے اپنے بھائ نے انکی اکلوتی بیٹی کو بچپن میں

Abuse

کرنے کی کوشش کی۔۔بہتر ہے جو بات آج تک چھپی ہے وہ چھپی ہی رہے۔۔۔اسکی آنکھوں میں نمی تھی۔۔

تو پھر تم انکو معاف کردو تا کہ اس ازیت سے تمھیں نجات ملے۔۔

معاف تو میں نے اسی دن کر دیا تھا جس دن مجھے خبر ملی تھی کہ انکے گھر بیٹی پیدا ہوئی ہے۔جب انسان کی بددعا قبول ہوجائے تو معاف کر ہی دینا چاہیے۔۔بد دعا دی تھی انکو میں نے کہ دن رات تڑپیں پچھتاوے کی آگ میں۔۔ وہ اپنے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

تو پھر بھول جاؤ سب یار۔۔ تمھیں تو شکر ادا کرنا چاہیے اللہ کا کہ اسنے تمھاری حفاظت کی۔۔کسی بڑے نقصان سے تمھیں بچایا۔۔شفا مسکراتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ہاں۔۔لیکن وہ جو میرا سارا بچپن ذہنی اذیت سے دوچار رہا۔۔وہ کیسے بھلا دوں۔۔ وہ شکوہ کن نظروں سے شفا کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

مجھے فخر ہے تم پر حرمین اتنا اذیت ناک بچپن گزارنے کہ بعد بھی اتنی شوق مزاج ہو ہر انسان کو اپنا دیوانہ بنا لیتی ہو۔۔ آفرین ہے تم پر میری جان۔۔ شفا حرمین کو ہنسانے میں کامیاب رہی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ہاہاہاہا۔۔ میں نے کہا تھا نا آسٹریلیا جیتے گی۔۔ بیٹے آج تک میں کبھی اس گیم میں ہارا نہیں ہوں۔۔ ایک بلیک کلر کا شارٹ اور ریڈ ٹی شرٹ میں ملبوس وہ نوجوان کان سے موبائل لگائے اپنی جیت پر خوش ہو رہا تھا۔۔

چل اب یہ بتا کہ پارٹی کب دے رہا ہے ہمیں۔۔دوسری طرف سے مردانہ آواز آئی۔۔

ہاں ہاں کل کلب میں آجاؤ تم سب مل کر پارٹی کرتے ہیں۔۔ کیونکہ آج مجھے ضروری کام سے جانا ہے۔۔ وہ کافی کا سپ لیتے ہوئے بولا۔۔

چل ٹھیک ہے میں سب کو بتا دیتا ہوں اوکے۔۔ دوسری طرف رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔۔

اصفر میں اور تمھاری موم زرا باہر جارہے ہیں آوٹنگ کے لیے۔۔ دروازے سے ابراہیم احمد اندر داخل ہوئے۔۔

تو آپ یہ بات مجھے کیوں بتا رہے ہیں؟وہ صوفے پر بیٹھے کافی کے گھونٹ لے رہا تھا اور ریموٹ سے ٹی وی کہ چینل چینج کر رہا تھا۔

کیا مطلب ہے تمھیں کیوں بتا رہے ہیں؟؟ تم ہمارے بیٹے ہو تمھیں نہیں بتائے گے کیا؟؟ابراہیم احمد کو تعاجب ہوا۔۔ اووہ تو آپکو خیال آہی گیا کہ آپکا ایک بیٹا بھی ہے۔۔میں تو آج تک خود کو لاوارث سمجھ رہا تھا۔اسنے ایک نظر ان پر ڈالی اور پھر چینل بدلنے میں مصروف ہوگیا۔۔

میں نے کتنی دفعہ کہا ہے تمھیں کہ اپنی بکواس بند رکھا کرو۔۔ آج تک

تمھیں کسی چیز کی کمی ہونے دی ہے ہم نے؟؟ اپنی لائف کو انجوائے کرو گھوموں پھرو اب کیا ہم تمھیں اپنی گود میں بٹھا کہ رکھیں۔۔ وہ غصے میں تھے اور ان کا موڈ بھی خراب ہو چکا تھا۔۔

کاش آپ نے مجھے اپنی گود میں بٹھایا ہوتا ڈیڈ۔۔ وہ ایک گہری سانس لے کر کہہ رہا تھا۔۔ ابراہیم اسکو جواب دیے بغیر ہی وہاں سے جا چکے تھے۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

بھول جاؤ بیٹا زینب کو۔۔دو سال ہوگئے ہیں۔۔ شاہدہ بیگم اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہہ رہی تھیں۔۔

کیسے بھول جاؤں امی بیوی تھی وہ میری۔۔اسکے ماتھے پر شکن تھی۔۔ وقار وہ بیوی نہیں تھی تمھاری صرف نکاح ہوا تھا تمھارا اسکے ساتھ۔۔ اور اس نکاح کی عمر ہی کتنی تھی صرف دو ماہ۔۔وہ ہر الفاظ پر زور دے رہی تھیں۔۔

بچپن کا پیار تھا وہ امی بس نصیب خراب تھا اسکو پا کر بھی کھو دیا۔۔

اسکی آنکھوں میں نمی اتر رہی تھی۔۔

دیکھو بیٹا صبا بہت اچھی بچی ہے۔۔میری بھانجی بھی ہے اور تمھیں بہت پسند بھی کرتی ہے اگر تمھارے اتنے سال برباد نہ ہوتے تو آج تم بھی اسکی طرح گریجویٹ کر رہے ہوتے۔۔آخری سال چل رہا ہے اسکا اور تم ابھی تک ڈپلومہ میں پھسے ہو۔۔بس تم یہ ڈپلومہ مکمل کرو اور میں تمھاری شادی کردونگی۔۔ وہ وقار کہ لیے بہت پریشان تھیں۔۔

امی اگر شادی کرنی ہی ہے تو میری مرضی سے کردیں۔۔مجھے ایک لڑکی میں انٹرسٹ ہے۔۔وہ رک رک کر کہہ رہا تھا۔۔

کون ہے وہ؟ انھوں نے حیرت سے پوچھا۔۔

میرے ساتھ پڑھتی ہے۔۔حرمین۔۔۔۔

آج اسکا کالج میں پہلا دن تھا۔۔ وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے کمپیوٹر کی اسکرین کو گھور رہا تھا۔۔ اچانک اسنے شیشے کہ دروازے سے لیب میں اس لڑکی کو مسکراتے ہوئے آتے دیکھا اسکی نظر اس لڑکی کہ چہرے پر

جم گی، اتنی خوبصورت اور معصوم شکل و صورت کی ملکہ اسکے دل میں اترنے لگی۔۔ اسنے اپنی گردن جھٹک کر کمپیوٹر کی اسکرین پر دوبارا نظر جمالی۔۔

کیسی ہو شفا؟؟وہ کرسی اپنی طرف کھینچ کر بیٹھی اور پہلا سوال کیا۔۔

میں ٹھیک ہوں بس تھوڑا سا بخار ہے۔۔ تم سناؤ کل گئ تھی تم دادی کہ گھر۔۔؟؟ شفا نے کتاب بند کر کہ سوال کیا۔۔

ہاں گئ تھی شکر ہے سب ٹھیک رہا وہاں۔۔ مبین چاچو میرے سامنے آئے ہی نہیں سارا وقت چھت پر ہی رہے۔۔ حرمین نے نظریں جھکا کر کہا۔۔

چلو اچھا ہی ہوا تم انکی غلیظ نظروں سے بچ گئ۔۔ شفا نے کندھے اچکا کہ کہا۔۔

وہ خود پر قابو نہیں رکھ پا رہا تھا گردن موڑ کر وہ ایک بار پھر حرمین کو اپنی نظروں کہ حصار میں لے رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حرمین کو احساس ہوا کہ اسے کوئی دیکھ رہا ہے۔۔ حرمین نے نظریں اٹھا کہ دیکھا تو اسکی نظروں سے اسکی نظریں ٹکرائیں۔۔

یہ نیو اسٹوڈنٹ ہے شفا؟؟حرمین نے اسکے بارے میں پوچھا۔۔

ہاں یار آج اسکا پہلا دن ہے۔۔ شفا نے اس لڑکے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

کیا؟؟لیکن 4 ماہ بعد تو ہمارے فائنل پیپرز ہیں۔۔سر نے اسکو آئیڈمیشن کیسے دے دیا یار؟؟ اسنے حیرت سے شفا کو دیکھا۔۔

یار سر کا کیا ہے انکو تو پیسے کمانے ہیں اور پھر ہمارا پہلا سال چل رہا ہے ابھی ایک سال باقی ہے ڈپلومہ کو۔۔ شفا نے اسے اطمینان دلایا۔۔

یار اصفر یہ لو تمھاری فائل سر نے دی ہے۔۔ وقار نے اس لڑکے کو فائل دیتے ہوئے کہا۔۔

کافی دوستی نہیں ہوگی وقار کی اس نیو اسٹوڈنٹ سے۔۔ حرمین نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں یہ بہت جلدی دوستی کرلیتا ہے سب سے تاکہ ضرورت آنے پر کام نکال سکے۔۔

شفا کی بات پر حرمین ہنسنے لگی۔۔

حرمین مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔ تم تھوڑی دیر بعد گھر چلی جانا۔۔

وقار نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔

وہ دونوں کوریڈور میں کھڑے تھے اور باقی اسٹوڈنٹ گھر جا رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں بولو وقار کیا بات ہے۔۔ حرمین نے نرمی سے پوچھا۔۔

یار میں گھوما پھرا کر بات نہیں کروں گا صاف صاف بولوں گا۔۔ وقار کچھ کنفیوز لگ رہا تھا۔۔

ہاں تو بولو نا ایسی کیا بات ہے۔۔ حرمین کچھ پریشان ہوگئی۔۔

حرمین میں۔۔۔میں تمھیں پسند کرتا ہوں اور شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔

اس نے ایک ہی سانس میں سب کہہ دیا۔۔

حرمین کا چہرا ویران ہوگیا۔۔وہ حیران پریشان اسے دیکھتی رہی۔۔ کچھ دیر بعد اسنے جو کہا اس جواب نے وقار کے سارے خوابوں کو روندھ کر رکھ دیا۔۔ وہ آنکھوں میں نمی لیے وہاں سے چلا گیا۔۔ اور وہ کچھ دیر وہی کھڑی رہی۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

وہ کوچنگ میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھے صبح کہ واقعہ کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔ کہ سر ظفر اس سے مخاطب ہوئے۔۔

میں نے سنا ہے کہ تم نے انٹر میڈیکل کی فیلڈ میں کیا ہے۔۔

جی سر کیا ہے۔۔ وہ خیالوں سے باہر نکلی۔۔

تو پھر تم میڈیکل کی فیلڈ میں آگے کیوں نہیں گئی ڈپلومہ کیوں کررہی ہو۔۔ سر ظفر نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے پوچھا۔۔

میں میرٹ پر نہیں آئی تھی۔۔ فائنل پیپرز کے وقت مجھے

typhoid

ہو گیا تھا۔۔ حرمین نے دھیمے لہجے میں کہا۔۔

اووہ سو سیڈ۔۔ سر ظفر نے افسوس کا اظہار کیا۔۔

موبائل کی رنگ پر اسنے ایک نظر اسکرین کو دیکھ کر لائن کاٹ دی۔۔
مگر لائن کاٹنے پر پھر اسی نمبر سے کال آئی۔۔

کیا ہوا حرمین لائن کیوں کاٹ رہی ہو۔۔سر ظفر نے سوالیا نظروں سے اسے دیکھا۔۔

سر رونگ کال ہے۔۔حرمین نے منہ بنا کر جواب دیا۔۔

مگر بار بار ایک ہی نمبر سے کال آرہی تھی۔۔ اس بار اسنے کال اٹھائی اور سخت لہجے میں پوچھا۔۔ کون؟؟

آپ ماجد کی بہن ہیں؟ دوسری طرف سے مردانہ آواز آئی۔۔

ہاں آپ کون؟؟ حرمین کا لہجہ نرم تھا۔۔

میں انسپیکٹر جاوید بول رہا ہوں آپکا بھائی قائدِاعظم کہ مزار کی طرف سے پکڑا گیا ہے اسکے ساتھ ایک لڑکا بھی ہے۔۔ہم دونوں کو تھانے لے

جا رہے ہیں آپ کسی کہ ساتھ آجائیں۔۔

اس کے چہرے کا رنگ اڑھ گیا۔۔ آنکھوں سے آنسوں جاری تھے۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی دوسری طرف سے لائن کاٹ دی گی تھے۔۔

اس کی وجہ سے میں اتنی بے عزت ہوئی ہوں امی۔۔ اگر سر ظفر اور سر شاویز اپنے جان پہچان والوں کی مدد سے اسکو وہاں سے نکلواتے نہیں نہ تو آج مجھے اور آپکو جانا پڑتا پولیس اسٹیشن۔۔حرمین غصے میں سرخ ہو رہی تھی۔۔

ارے بتا مجھے کیا کرنے گیا تھا وہاں تو اپنے اس آوارا دوست کے ساتھ۔۔پولیس تو کہہ رہی ہے کہ اسنے تجھے کسی لڑکی کا پرس چھینتے ہوئے پکڑا ہے۔۔ مگر تو ضرور وہاں کوئ بڑا کارنامہ کرنے گیا ہوگا اس ڈکیت شانی کہ ساتھ۔۔

اگر تیرے باپ کو یہ بات پتہ لگ گئ نہ تو اسی وقت گھر سے نکال دینگے تجھے اور اس بار میں نہیں روکوں گی ان کو۔۔فاطمہ چیخ رہی تھیں ماجد پر مگر وہ ٹس سے مس نہیں ہو رہا تھا دونوں پاؤں پھیلائے صوفے

پر لیٹا ہوا تھا۔۔

کیا سوچ رہے ہونگے سر میرے بارے میں کہ میرا بھائ کیسا ہے۔۔

حرمین کو بہت افسوس ہو رہا تھا۔۔

بے غیرت شخص اپنی ماں بہن کو بے عزت کرواتے ہوئے تجھے شرم نہیں آئی۔۔اب نکل تو گھر سے باہر تیری ٹانگیں توڑ دونگی یا بتا دوں گی تیرے باپ کو آج کا قصہ۔۔ فاطمہ کی باتوں کا اسے کوی اثر نہیں ہو رہا تھا وہ پیر پٹختے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

بلو کلر کی جینز اور ریڈ شرٹ میں ملبوس، ایک ہاتھ میں بیئر کی بوتل اور دوسرے میں سگریٹ لیے وہ ڈانس کلب میں ایک صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

ہاں شعیب تم نے مجھے یاد کیا؟؟ بلیک جینز اور وائٹ ٹاپ میں ملبوس وہ لڑکی ایک ہاتھ کمر پر ٹکائے بڑے اسٹائل سے شعیب کہ برابر کھڑی تھی۔۔

اووہ شہلا ہاں ہاں میں نے ہی بلوایا تھا تمھیں۔۔آؤ ہمارے پاس بیٹھو۔۔

شعیب نے اس لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھایا۔۔۔

ہاں تو اب بتاؤ ہنی کیا بات ہے۔۔ شہلا نے شعیب کہ گلے میں ہاتھ ڈالا اور بے تکلفی سے کہا۔۔

یہ جو ہمارے دوست ہیں نہ انکا موڈ بڑا خراب ہے۔۔ اور تمھارے لیے تو کوئی مشکل بات نہیں ہے انکا موڈ ٹھیک کرنا۔۔ شعیب اصفر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسکو سمجھا رہا تھا۔۔

اور اصفر اپنے ہاتھ میں پکڑی آدھی بجی ہوئی سگریٹ کو اب اپنے جوتے سے مسل کہ بجھانے میں مصروف تھا۔۔

ہاں تو شعیب کیا خیال ہے میرے یار کا؟؟شعیب نے مسکراتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔

کس بارے میں؟ اصفر نے حیرت سے اسکا منہ دیکھا۔۔

ارے میری جان۔۔ یہ جو شہلا ہے نہ یہ بڑے کمال کی چیز ہے کچھ دیر میں ہی تیرا موڈ ٹھیک کر دے گی۔۔ شعیب نے ہنستے ہوئے کہا۔۔

دماغ تو ٹھیک ہے تیرا؟؟ اصفر سمجھ چکا تھا اسکا اشارہ کس طرف ہے۔۔

اسنے اپنے ہاتھ میں پکڑی بیئر کی بوتل کو فلور پہ دے مارا۔۔

میں بہت برا انسان ہوں مگر اتنا گھٹیا بھی نہیں ہوں سمجھا۔۔ وہ غصے میں دھاڑا اور اپنی بلیک کلر کی جیکٹ کو کندھے پر ڈالتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔۔

☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬☬

سگریٹ کا دھواں جیسے ہی اسکے پھیپھڑوں میں پہنچا اسکو ایک زور کا پھندا لگا۔۔ آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور ان میں سے پانی بہہ رہا تھا۔۔ وہ پہلی بار سگریٹ پی رہا تھا۔۔

کیوں۔۔۔کیوں حرمین۔۔کیا کمی ہے مجھ میں؟کوئی وجہ تو ہوتی مجھے ٹھکرانے کی کہ میں اپنے دل کو تسلی دی دیتا سمجھا لیتا۔۔ مگر بغیر کسی وجہ کہ تم نے انکار کردیا۔۔

وہ اپنے گھر کی دہلیز پر بیٹھا خود سے ہم کلام تھا۔۔ حرمین کی ریجکشن نے اسکے وجود میں توڑ پھوڑ مچا رکھی تھی۔۔ اتنا غم تو اسے زینب کے

ٹھکرائے جانے کا بھی نہیں ہوا تھا شائید دوسری دفعہ ریجکٹ ہونا زیادہ تکلیف دیتا ہے۔۔ زینب اسکے بچپن کی محبت تھی دونوں گھرانوں میں کافی دوستی تھی زینب اور وقار کی مرضی سے ہی ان دونوں کا نکاح ہوا تھا مگر نکاح کہ دو ماہ بعد وہ دن آیا۔۔

وقار مجھے تم سے طلاق چاہیے۔۔ موبائل کان سے لگائے وہ شدید غصے میں بول رہی تھی۔۔

یہ۔۔ یہ کیا بول رہی ہو زینب؟؟دو ماہ ہوئے ہیں نکاح کو تین ماہ بعد تمہاری رخصتی ہے۔۔ وقار کے سر پر جیسے دھماکہ ہو گیا تھا۔۔

دیکھو اگر تم مجھے طلاق نہیں دو گے تو میں خودکشی کر لوگی ابھی اسی وقت اس لیے مجھے ابھی فون پر طلاق دو تم۔۔ وہ نفرت بھرے لہجے میں کہہ رہی تھی۔۔

یہ کیا بکواس ہے۔۔ میں ابھی سب بڑوں سے بات کرتا ہوں۔۔ وقار نے اسکو ڈرآیا۔۔

تم نے اگر کسی سے بھی اس بارے میں بات کی تو میں ابھی زہر کھالوگی میں زہر کی بوتل پکڑ کہ ہی بیٹھی ہوں اور تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو وقار۔۔ وہ اسکو دھمکا رہی تھی۔۔

نہیں زینب نہیں میں تمھیں نہیں جانتا۔۔ میں جس زینب کو جانتا ہوں وہ تو مجھے بے تحاشہ چاہتی ہے۔۔ وقار زارو قطار رو رہا تھا۔۔

میرے پاس وقت نہیں ہے تمھارا رونا دھونا سننے کہ لیے۔۔ مجھے طلاق دو بس۔۔ وہ مستقل اس پر چیخ رہی تھی۔۔

تم وجہ تو بتادو۔۔ ایسا کیا گناہ ہوگیا مجھ سے جو یہ سزا دے رہی ہو میں کیسے جیوں گا تمھارے بنا میں بہت چاہتا ہوں تمھیں۔۔ وقار اسکے آگے گڑگڑا رہا تھا۔۔

وقار تمھارے لیے اتنا جاننا ہی بہتر ہے کہ میں اپنے کزن احتشام سے پیار کرتی ہوں اسنے میری آنکھیں کھول دی ہیں میں نے تم سے نکاح کرکے بہت بڑی بھول کی تھی اب تم مجھے طلاق دو تاکہ میں احتشام سے شادی کروں۔۔ زینب ایک ایک لفظ کو جما کر بول رہی تھی۔۔

کیا؟؟ وقار کہ سر پر آسمان ٹوٹ پڑا تھا۔۔

احتشام کو صرف زینب کی پراپرٹی سے مطلب تھا اسی لیے اس نے زینب کو وقار کے لیے اس قدر بد گمان کر دیا تھا کہ وہ اپنے بچپن کہ پیار کو بھول چکی تھی اور احتشام اسکو پھسانے میں کامیاب رہا تھا۔۔

اب مجھے طلاق دو کیونکہ میں تم سے پیار نہیں کرتی اور اگر تم نے۔۔

ہاں ہاں پتہ ہے تم خودکشی کرلوگی۔۔ وقار نے اسکی بات کاٹ کر کہا۔۔

میں اس کو کیا آزاد کروں یہ توکب کی جا چکی ہے۔۔ کتنی بے بس ہے یہ لڑکی کہ اسکو مجھ سے بے وفائی کرنے کہ لیے بھی میری اجازت کی ضرورت ہے۔۔وہ دل میں سوچ رہا تھا۔۔

میں وقار زلفی،زینب قریشی تمھیں طلاق دیتا ہوں۔۔طلاق دیتا ہوں۔ طلاق دیتا ہوں۔۔ کچھ دیر کی خاموشی کہ بعد وقار نے اسکو آزاد کر دیا۔۔

حرمین مجھے تم سے بات کرنی ہے ابھی۔۔ وقار بہت غصے میں لگ رہا تھا۔۔

حرمین آج اکیلے ہی لیب میں بیٹھی پراجیکٹ فائل تیار کر رہی تھی، کیونکہ شفا طبعیت کہ ناساز ہونے کی وجہ سے آج کلاس کہ لیے نہیں آئی تھی۔۔

کیا ہوا وقار؟؟ حرمین چونک اٹھی پانچ ماہ بعد وقار حرمین سے بات کرنے آیا تھا۔۔حرمین کہ انکار کے بعد وقار نے حرمین سے دور رہنا شروع کردیا تھا۔۔

کیا تم دس منٹ کہ لیے میرے ساتھ کلاس میں چل سکتی ہو؟مجھے کچھ ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔ وقار نے سرد لہجے میں کہا۔۔

ہاں بولو وقار اچانک کیا ہو گیا؟؟ حرمین تشویش کہ عالم میں اسے دیکھ رہی تھی۔۔

وہ دونوں کلاس روم کہ بیچ میں کھڑے تھے دو طرف کی دیوار شیشے کی

بنی ہوئی تھی۔۔ اور سامنے کی پوری دیوار پر وائٹ بورڈ لگا ہوا تھا۔۔

تم یہ بتاؤ کہ ہماری دوستی کو ایک سال ہوگیا ہے نہ؟؟وقار بھویں چڑھا کر پوچھ رہا تھا۔۔

ہاں تو؟؟ حرمین نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔۔

تم مجھے اپنا بیسٹ فرینڈ مانتی تھی نہ۔۔ تم نے مجھے جس کو تم اپنا سب سے اچھا دوست مانتی تھی اسکو ریجکٹ کردیا۔۔ اور وہ لڑکا جس کو یہاں آئے ہوئے ابھی صرف پانچ ماہ ہی ہوئے ہیں تم نے اسکا پرپوزل اکسیپٹ کر لیا؟؟ کیوں؟ تم جانتی ہی کتنا ہو اسکو؟؟ کتنا؟؟؟

کیونکہ وہ دونوں اس وقت کالج میں تھے اس لیے وقار بہت آہستہ سے بات کر رہا تھا لیکن اسکے لہجے کی سختی صاف نظر آرہی تھی۔۔

دیکھو وقار بات ایک سال یا پانچ ماہ کی نہیں ہوتی۔۔ دل ہے کسی پر بھی آسکتا ہے۔۔ اور تم مجھے ہر لحاظ سے ایک اچھے انسان لگتے ہو مگر میرے دل میں کبھی تمھارے لیے کچھ تھا ہی نہیں۔۔ اصفر مجھے اچھا لگا

مجھے نہیں پتا کیوں کب کیسے میں اس میں انٹرسٹ لینے لگی مگر میں نے جان بوجھ کر تو اس سے محبت نہیں کی نہ۔۔ حرمین بہت اطمینان سے اسکو سمجھا رہی تھی۔۔

مجھے کیوں ریجکٹ کیا؟؟اس لیے نہ کہ میں اصفر سے زیادہ اسمارٹ نہیں ہوں خوبصورت نہیں ہوں میرے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے۔۔ وقار اسکی توہین کر رہا تھا۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔پیسہ،خوبصورتی سب آنے جانے کی چیز ہیں۔۔ساری بات دل کی ہوتی ہے اور میں کیا اس کہ پیسے پر عیاشیاں کرتی ہوئی نظر آرہی ہوں تمھیں؟؟حرمین کو اپنی توہین برداشت نہیں ہوئی۔۔

تو پھر۔۔

اس سے پہلے وہ آگے کچھ کہتا کلاس میں باقی اسٹوڈنٹ آنے لگے تھے اس لیے اسکی بات ادھوری ہی رہ گئی۔۔

گول ٹیبل کہ چاروں طرف کرسیوں پر لڑکے بیٹھے تھے۔۔انکے حلیے

انکے خاندانوں کا پتہ دے رہے تھے سب کہ ہاتھ میں سگریٹ اور منہ میں چھالیا چل رہی تھی۔۔

موبائل پر میسج کی ٹون پر اس نے موبائل اٹھایا جسکی اسکرین پر حرمین کا نام چمک رہا تھا۔۔

بہت یاد کر رہی ہوں تمھیں کہاں ہو۔۔۔ میسج پڑھ کر اسکے چہرے پر ایک ہلکی سی مسکان آئی اس سے پہلے وہ میسج ٹائپ کرتا اسکے برابر میں بیٹھے لڑکے نے ٹوک دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یار اصفر چھوڑ نہ موبائل کو مجھے ٹپ دے یار اس میچ پر میرے ایک لاکھ لگے ہیں۔۔ شاداب بہت پریشان لگ رہا تھا۔۔

کرتا ہوں کچھ میں۔۔ اصفر نے اسکو ٹال دیا۔۔

موبائل پر ایک بار پھر میسج ٹون سنائی دی اصفر نے موبائل اٹھایا اور میسج ٹائپ کیا۔۔۔

یار تجھے میں کیا کہہ رہاں ہوں تو اس فضول کام میں لگا ہے چھوڑ اسکو

رکھ یہ موبائل۔۔ اس بار شاداب نے غصے میں کہا۔۔

میں تیرے باپ کا نوکر نہیں ہوں سمجھا۔۔جا۔۔جا کر خود دیکھ اپنا کام۔۔

اصفر ایک جھٹکے میں کرسی سے اٹھا اور اسکو بری طرح سناتا ہوا چلا گیا۔۔

فل سپیڈ میں وہ کار ڈرائیو کر رہا تھا جب اسکے موبائل پر کال آئی۔۔

ہیلو۔۔ اصفر نے کال پیں کرتے ہی پہلا جملا بولا۔۔

جہاں بھی ہو ابھی اسی وقت میرے آفس میں آؤ۔۔دوسری طرف سے ابراہیم احمد کی بھڑکتی ہوئی آواز آئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیوں۔۔اصفر نے حیرت سے پوچھا۔

تمھارے اس کیوں کا جواب میں تب دونگا جب تم یہاں آؤگے۔۔ابراہیم احمد کے لہجے کی سختی اسے پریشان کر رہی تھی۔۔

اس سے پہلے وہ جواب دیتا ابراہیم احمد فون رکھ چکے تھے۔۔

دس مالے کی بلڈنگ کہ تھرڈ فلور پر واقعہ اس آفس کے اندر خوبصورت

چیئر پر وہ اکیلا ہی بیٹھا تھا۔۔ کچھ دیر بعد شیشے کہ دروازے سے ابراہیم احمد اندر تشریف لائے۔۔

یہ تم کیا حرکتیں کر رہے ہو؟؟وہ سخت لہجے میں سوال کررہے تھے۔۔

کیا مطلب ہے۔۔ کیسی حرکتیں؟؟اصفر کو کچھ شک ہوا۔وہ جتنے بھی غلط کام کرتا تھا وہ سب ابراہیم احمد سے پوشیدہ تھے۔پھر ایسی کیا بات ان کے علم میں آگئی تھی جو وہ اس طرح ری ایکٹ کر رہے تھے۔۔

زیادہ انجان مت بنو سمجھے۔۔آج صبح میرے پاس ایک لڑکی کی کال آئی ہے اور اس نے کہا ہے کہ تمھارے پاس اسکی تصویریں ہیں اور تم اسکو بلیک میل کررہے ہو کہ وہ تم سے ملنے نہیں آئی تو تم اسکو بدنام کردو گے۔۔ابراہیم احمد دونوں مٹھیاں بند کیے خود کو کنڑول کر رہے تھے۔۔

کیا۔۔وہ ایک دم سے کرسی سے کھڑا ہوگیا۔۔یہ کیا بکواس کررہی ہے وہ لڑکی میں ایسی کسی لڑکی کو نہیں جانتا۔۔ وہ اپنی صفائی پیش کر رہا تھا۔۔

جھوٹ مت بولو اس لڑکی کو تم نہیں جانتے تو اسکو تمھارا نام کیسے پتا

اسنے مجھے تمھاری تصویر تک دکھائی ہے۔۔ابراہیم احمد کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا تھا۔۔

وہ سوچ میں پڑ گیا اس نے آج تک اپنی زندگی میں بہت غلط کام کیے تھے مگر کسی لڑکی کی عزت پر ہاتھ نہیں ڈالا تھا کیوں کہ اسکی نظر میں یہ ایک مرد کہ درجے سے نیچے گرا ہوا کام تھا اور اسکو اپنی مردانگی پر بہت ناز تھا۔۔ پھر کون تھی وہ لڑکی جو اسکو پھسا رہی تھی۔۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

محبت ایک خواہش ہے جسکے پورے ہونے پر اسکی جستجو ختم ہوجاتی ھے، جیسے بچپن میں تم کسی کھلونے کی ضد کرتی تھیں اور جب تک ابو نہ دلاتے تھے تم اسکے لیے تڑپتی رہتی تھیں اور جب ابو تمھاری خواہش پوری کر دیتے تھے تو تم کچھ دیر کھیلنے کہ بعد اسکو کمرے کہ کسی کونے میں پھیک کر کسی دوسرے کھلونے سے کھیلنے کو چلی جاتی تھیں۔۔۔شزا نے اپنی بات مکمل کر کے اپنا رخ اسکی طرف کیا مگر وہ اب تک نیلے آسمان میں چمکتے ستاروں کو گھور رہی تھی،وہ دونوں کافی دیر سے چھت پر

آسمان کے نیچے لیٹی ستاروں کی جھرمٹ میں گم تھیں۔۔

شزا حرمین کی تایازاد بہن تھی۔۔تایا ابو اور تائی امی کہ انتقال کہ بعد اسکواشفاق صدیقیحرمین کہ والد نے پالا تھا۔۔شادی کہ بعد وہ دوسری بار یہاں آئی تھی۔۔

تمہیں میری بات سمجھ آئی؟؟شزا نے اسکی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔۔

جسکے بارے میں آپ مجھے سمجھا رہی ہیں وہ محبت نہیں دل لگی ہے،اسکی نگاہیں اب بھی آسمان میں کھوئی ہوئی تھیں۔۔

اچھا وہ کیسے؟؟ شزا نے جھٹ سے سوال کر دیا۔

جب انسان دنیا میں آتا ہے تو سب سے اول محبت کرتا ہے اپنی ماں سے اگر آج ابو ہماری امی کو چھوڑ دیں اور دوسری بیوی لے آئے تو کیا تم سوتیلی ماں سے محبت کر لوگی اور اپنی ماں کو چھوڑ دوگی؟؟ نہیں نہ، پتہ ہے کیوں؟کیونکہ محبت ایک خدمت ہے ایک عبادت ہے جب ہمیں کسی

سے محبت ہوتی ہے تو ہم اپنے محبوب کو محبت سے سنوارتے ہیں اور جب ہم اسکو سنوارتے ہیں تو ہمارا رنگ اسکے رنگ میں مل جاتا ہے، وہ ہمارے لئے عام سے خاص ہوجاتا ہے،محبت ہمارے لئے کھلونا نہیں مشغلہ بن جاتی ہے،جیسے ایک بچے کا بہترین مشغلہ کھلونے سے کھیلنا ہوتا ہے، ویسے ہی ہمارا مشغلہ محبوب سے محبت کرنا بن جاتا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔

محبت کر کہ سکون ملتا ہے جبکہ دل لگی صرف دل بہلاتی ہے۔۔

تم نہیں سمجھو گی حرمین۔۔ شزا نے گردن دوسری طرف موڑ لی۔۔

ناشتے کی میز پر ابھی وہ آکر ہی بیٹھا تھا کہ ابراہیم احمد اس پر برس پڑے۔۔

میں نے تمھیں سمجھایا تھا نہ کہ اس لڑکی سے دوبارہ کوئی رابطہ نہیں کرنا۔۔

میں اس لڑکی کو جانتا نہیں ہوں تو رابطہ کیا کروں گا ڈیڈ۔۔ وہ ہر الفاظ

پر زور دے رہا تھا۔۔

اور کتنا جھوٹ بولوگے؟؟اس نے مجھے رات کو پھر کال کی تھی کہ تم اسکو دھمکا رہے ہو۔۔ وہ اس پر برس رہے تھے۔۔

بس کردیں آپ۔۔ وہ لڑکی جھوٹ بھی تو بول سکتی ہے نہ ہمارے بیٹے کو بدنام کرنے کہ لیے؟؟ کلثوم اصفر کی حمایت لینے لگیں۔۔

ایک دن میں۔۔ایک دن میں پتہ لگا لوں گا کہ وہ کون ہے بس آپ ایک دفعہ میرا اس لڑکی سے سامنا کروادیں۔۔ وہ غصے بھرے لہجے میں کہہ رہا تھا۔۔

بس کردو۔۔تم جانتے ہو اسکو۔۔ جتنے کونفیڈینس سے وہ کہہ رہی ہے مجھے تو لگتا ہے یہ کافی پرانہ شوق ہے تمھارا۔۔وہ طنز کے تتر چلا رہے تھے۔

اووہ پلیز ڈیڈ۔۔آپ میرا لیول جانتے ہیں اگر مجھے ایسے شوق پالنے ہی ہوں تو میں اپنے لیول کہ مطابق پالوں گا۔۔ اور آپ میرے کال ریکارڈ چیک کرلیں۔۔ پتہ چل جائے گا۔۔ وہ آپے سے باہر ہو رہا تھا۔۔

NEWERAMAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے اگر وہ واقعی تمھیں پھسا رہی ہے تو میں کل تک پتا کروالوں گا اور اگر تمھاری بات بال برابر بھی جھوٹ نکلی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔ کیونکہ یہ میری ریپوٹیشن کا سوال ہے۔۔

صبا تمھاری وجہ سے ہر رشتہ ٹھکرا رہی ہے۔۔پلیز وقار بیٹا مان جاؤ بہت چاہتی ہے وہ تمھیں۔۔ شاہدہ بیگم نرمی سے اسکا ہاتھ تھام کر سمجھا رہی تھیں۔۔

امی کسی نے میری زندگی کو عذاب بنایا اب میں کسی کی زندگی عذاب بناؤ؟؟جب میں اسکو چاہتا ہی نہیں ہوں تو کیوں اسکو اپنی زندگی میں شامل کروں؟ میں اکیلا جل رہا ہوں اس آگ میں کسی اور کو اپنے ساتھ نہیں جلا سکتا۔۔اسکے الفاظ لڑکھڑا رہے تھے۔۔

بیٹا تم جب صبا سے اپنی محبت کو بدلو گے تو تم اس آگ سے نکل جاؤ گے۔۔ وہ بہت پیار سے اسکو سمجھا رہی تھیں۔۔

زینب کسی اور کو چاہتی تھی۔۔حرمین کسی اور کو چاہتی ہے۔۔کیوں میرے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نصیب میں میری محبت نہیں ہے؟؟ وہ بھیگی آنکھوں سے شاہدہ بیگم کو دیکھ رہا تھا۔۔

بیٹا نصیب کی بات نہیں کرو۔۔ہاتھ سے چھین کر لے جاسکتا ہے کوئ نصیب سے چھین کہ نہیں لے جا سکتا۔۔وہ وقار کہ سر پر ہاتھ پھیر رہی تھیں۔۔

اگر نصیب خراب نہیں ہے تو آج کیوں رو رہا ہوں میں؟؟وہ انکی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انسان اپنی ہی کوتاہیوں کی وجہ سے روتا ہے۔۔ہر بار نصیب کی خرابی نہیں ہوتی کبھی کبھی انسان خود غلط فیصلے کرلیتا ہو جو اس وقت تو بہت اچھے لگتے ہیں لیکن ان کے نتائج انسان کو توڑ دیتے ہیں۔۔ ہیرا چاہے کتنا ہی قیمتی کیوں نہ ہو اگر منہ کو لگا لیا تو موت واقعہ ہوجاتی ہے۔۔وہ اسکے سر میں انگلیاں پھیرتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔۔

یہ شعیب نامی لڑکا تمھارا دوست ہے؟ابراہیم احمد نے کھانے کا لقمہ لیتے

ہوئے کہا۔۔

جی۔۔ہاں۔۔لیکن کیوں۔۔؟؟ اصفر کے بدن میں کرنٹ سا لگا۔۔

وہ دونوں کھانے کی میز پر بیٹھے ڈنر کررہے تھے جبکہ ملازمہ باقی کہ لوازمات میز پر سجا رہی تھی۔۔

میں کل اس لڑکی سے ملا تھا مجھے لگا کہ وہ یہ سب پیسوں کے لیے کر رہی ہے۔۔ اس لیے پیسے دے کر میں معاملہ نپٹالوں گا۔۔ مگر وہ لڑکی پیسے نہیں چاہتی۔۔خیر مجھ سے ملاقات کہ بعد جب وہ جانے لگی تو میں نے اپنے ایک جاننے والے کو اسکے پیچھے لگایا تو پتہ چلا کہ وہ شعیب نامی لڑکے سے ملنے گئی ہے۔۔ تب مجھے اس پر کچھ شک ہوا۔۔۔

اسکا مطلب کہ یہ سب شعیب کروا رہا ہے مجھے بدنام کرنے کے لیے۔۔

اصفر سوچ میں پڑ گیا۔۔

اب تم مجھے اس شعیب کا اڈریس وغیرہ دو تاکہ میں اسکو اندر کروا سکو ورنہ یہ ہمارے لیے کوئی بڑی مصیبت کھڑی کر سکتا ہے۔۔

نہیں ڈیڈ۔۔آپ کچھ نہیں کریں گے۔۔اسکو میں خود سنبھال لوں گا۔۔ وہ کافی گھبرایا ہوا لگ رہا تھا۔۔کیوں کہ اگر شعیب پکڑا جاتا تو اس کے بھی سارے کارناموں کا پتہ چل جاتا۔۔

Are you sure?

تم واقعی سب سنبھال لوگے؟انھوں نے قدرے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔۔

جی ڈیڈ میں سنبھال لوں گا۔۔وہ اپنی گھبراہٹ کو چھپاتے ہوئے انکو مطمئن کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

that's great۔

کیونکہ مجھے کل کام کے سلسلے میں دبئی جانا ہے تو اچھا ہی ہے تم یہ معاملہ خود ہی ہینڈل کرلو۔۔وہ کھانا ختم کر چکے تھے۔۔

یار مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔وہ اپنے سامنے کی کرسی پر بیٹھے

فرحان سے کہہ رہا تھا۔۔

ہاں بول یار کیا بات ہے۔فرحان نے کافی کا سپ لے کر کہا وہ دونوں ایک چھوٹے سے کافی شاپ میں بیٹھے تھے۔۔

مجھے شعیب کے بارے میں بتانا ہے۔۔اصفر نے اسکو ساری کہانی سنائ۔

مطلب کہ شعیب نے اپنی اوقات دکھا ہی دی۔۔میں تم سے ملنا ہی چاہ رہا تھا مگر مجھے آسٹریلیا جانا پڑ گیا ورنہ تم ابھی اتنے پریشان نہیں ہوتے۔

فرحان نے اس سے کہا۔۔

کیا مطلب؟؟یعنی کہ تم جانتے تھے کہ اسکا ارادہ کیا ہے؟؟ اصفر کو کچھ تشوش ہونے لگی۔۔

زیادہ وقت نہیں ہوا۔۔قریب کی ہی بات ہے کہ شعیب نے تمھیں بدنام کرنے کا پلین بنایا تھا۔۔شہلا نام کی گرل فرینڈ ہے اسکی اسی کے ساتھ مل کر کچھ کرنے والا تھا اور مجھے بھی اس میں شامل ہونے کی دعوت دی تھی لیکن میں نے اسے انکار کردیا۔ لیکن اس نے جو پلین

مجھے بتایا تھا وہ تمھاری کہانی سے بلکل الگ ہے۔۔

کیسا پلین؟؟اس نے بے ساختہ کہا۔۔وہ ڈانس کلب میں شہلا کہ ساتھ مل کر تمھارا اسکینڈل بنانا چاہتا تھا تاکہ تم سب سے منہ چھپاتے پھرو۔۔

اس کو سمجھ نہیں آیا وہ اس بات پر کیسا ردِ عمل پیش کرے۔۔اسکے ذہن میں اس دن کا واقعہ گھومنے لگا جس دن ڈانس کلب میں شعیب کہ ساتھ اسکی تلخ کلامی ہوئی تھی۔۔

اب تمھارے دماغ میں یہ سوال آرہا ہوگا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔۔
ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ فرحان نے اس کو چونکا دیا۔۔

ہمم۔۔۔ ہاں۔۔اصفر چونک گیا۔۔

تم دونوں ہی ڈرگھس سپلائیر ہو مگر لک تمھارا اچھا ہے۔۔ہر بار اسکا مال پکڑا جاتا ہے کافی بھاری رقم کا نقصان ہو چکا ہے اسکو اس بار۔۔ اور تمھیں اس کام میں بہت منافع ہو رہا ہے بس اسی حسد میں وہ یہ سب کر رہا ہے۔۔

ایک دن میں اسکو غائب کروا سکتا ہوں میں مگر میں یہ کرنا نہیں چاہتا۔ تم کچھ کرو آرام سے یہ معاملہ ختم کروادو۔۔ اصفر نے اس سے کہا۔۔

میں اسکو اپنی زبان میں آرام سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں تم سامنے نہیں آؤ ایسا نہ ہو وہ کوئ مصیبت کھڑی کردے ۔۔ تم ایسا کرو کچھ ٹائم کہ لیے ملک سے باہر چلے جاؤ۔۔فرحان اسکو سمجھانے لگا۔۔

میں یہ کام چھوڑ رہا ہوں۔۔ بلکہ دوسرے کام بھی چھوڑ رہا ہوں۔۔ باہر نہیں جا سکتا کیونکہ یہاں رہ کر دوسرا کام شروع کرنا ہوگا۔۔وہ نظریں چرا رہا تھا۔۔

یہ تو اور بھی اچھا ہے۔۔ شعیب کو سمجھانا اور آسان ہو جائے گا میرے لیے لیکن اچانک تمھیں اتنا اچھا خیال آیا کیسے؟؟فرحان نے خوشی کا اظہار کیا۔۔

وقت آنے پر بتاؤں گا تمھیں۔۔ اسکے چہرے پر ہلکی سی مسکان تھی۔۔

حرمین۔۔وہ۔۔ مجھے بات کرنی ہے۔۔حرمین کینٹین میں بیٹھی بر گر کھا

رہی تھی جب وہ اسکے پاس آیا۔آج دو ہفتے بعد وہ اسکے پاس آیا تھا۔

دیکھو وقار اگر تمھیں پھر وہی بات کرنی ہے تو پلیز میرے پاس تمھارے کسی سوال کا جواب نہیں ہے۔۔ حرمین جھنجھلا اٹھی۔۔

نہیں حرمین وہ بات نہیں کرنی میں تو بس تم سے معافی مانگنے آیا ہوں اس دن کے برتاؤ کے لیے۔۔وہ شرمندہ تھا۔۔

اچھا۔۔پلیز بیٹھ جاؤ۔۔ اسنے وقار کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

دیکھو وقار ہم زبردستی کسی کہ دل میں اپنی جگہ نہیں بنا سکتے محبت تو اللہ پاک دلوں میں ڈالتا ہے اگر کوئ آپ سے پیار نہیں کرتا تو کیا آپ اس سے نفرت کرنے لگ جاؤگے۔وہ مدھم آواز میں کہہ رہی تھی۔

میں سمجھتا ہوں حرمین۔۔پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا مجھے۔۔ لیکن ہم دوست تو رہ سکتے ہیں نہ؟؟ وہ خاصا شرمندہ نظر آرہا تھا۔۔

ہاں کیوں نہیں ہم دوست تھے دوست ہی رہیں گے۔۔وہ مسکراتے ہوئے دوستی کی راہوں میں اسے خوش آمدید کہہ رہی تھی۔۔

ارے تم دونوں جگری دوستوں کی ناراضگی ختم ہوگئی۔۔ شفا نے اپنا لنچ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرانے لگے۔۔

بیسٹ فرینڈ زیادہ دیر ایک دوسرے سے ناراض نہیں رہ سکتے۔۔ شفا نے برگر کھاتے ہوئے کہا۔۔

ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم بلکل۔۔ حرمین نے اس سے کہا۔۔

ویسے ہوا کیا تھا تم دونوں کے بیچ میں جو منہ پھلا کر بیٹھے تھے؟ شفا کہ سوال پر دونوں گھبرا گے ان دونوں نے شفا کو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔

وہ۔۔ایسے ہی بس۔۔ چھوڑو نہ۔۔ تم لنچ ختم کرو کلاس کا ٹائم ہورہا ہے۔۔ حرمین نے اسکی بات کو ٹال دیا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

حرمین۔۔ حرمین۔۔ جلدی آؤ یہاں۔۔ فاطمہ ٹی وی کہ سامنے بیٹھے زور

زور سے اسکو پکار رہی تھیں۔۔

کیا ہو گیا ایسا؟؟حرمین پریشانی کہ عالم میں دوڑتی ہوئی آئی۔۔

یہ دیکھو اس ڈرامے میں یہ لڑکی کتنی سگھڑ ہے۔۔ سارا گھر اکیلے سنبھالتی ہے۔۔ فاطمہ نے ٹی وی کی اسکرین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔۔

لائیں یہاں دیں ریموٹ۔۔ایسے ڈراموں کی وجہ سے ہی معصوم امیوں کہ برین واش ہو رہے ہیں۔۔اسنے منہ بگاڑتے ہوئے کہا۔۔

بس بس رہنے دو تم تو۔۔ فاطمہ کی بات انکے منہ میں ہی رہ گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیونکہ حرمین کہ موبائل پر کسی کی کال آنے لگی۔۔

ہیلو۔۔ حرمین نے کمرے سے باہر برآمدے میں آتے ہوئے کہا۔۔

مجھے تم سے ملنا ہے کل کلاس کے بعد۔۔ وہ آواز اصفر کی تھی۔۔

خیریت تو ہے؟؟اچانک ملنے کا کیوں کہہ رہے ہو؟؟ حرمین نے اس سے سوال کیا۔۔

مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے جو مل کر ہی کی جا سکتی ہے۔۔

اور پانچ ماہ بعد پہلی بار تو کہہ رہا ہوں ملنے کا تمھیں۔۔

اچھا ٹھیک ہے ۔۔ مگر کہاں؟؟

کالج کے پاس جو کافی شاپ ہے وہاں۔۔ اوکے۔۔

بہت محبت کرتا ہوں حرمین سے۔۔میں بہت لکی ہوں جو مجھے وہ ملی ہے۔۔۔چند دن پہلے کی گئی اصفر کی باتیں اس کے دماغ میں گردش کر رہی تھیں۔۔

خون کھولتا ہے میرا ان دونوں کو ساتھ دیکھ کر دل جلتا ہے آگ لگ جاتی ہے دل میں ۔۔ وہ بیڈ کہ سرہانے سے ٹیک لگائے سوچ رہا تھا۔۔

مجھے اسکی دوستی نہیں اسکا پیار چاہیے اور وہ میں حاصل کر کے ہی رہوں گا۔۔ وہ زیرِ لب کہہ رہا تھا۔۔

ہاں جی جلدی سے بتا دو اب کہ کیا بات ہے۔۔ حرمین مسکراتے ہوئے

کہہ رہی تھی۔۔

حرمین میں تمھیں اپنی زندگی کی حقیقت بتانا چاہتا ہوں ہوسکتا ہے تم سچ جان کر مجھے چھوڑ دو مگر میں تمھیں دھوکہ نہیں دے سکتا۔۔ وہ نظریں جھکائے کہہ رہا تھا۔۔

ایسی کیا بات ہے اصفر؟؟ وہ پریشان ہو گئ اسے اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔۔

میں شروع سے سب بتاتا ہوں تمھیں۔۔ حرمین نے جواباً سر ہلا دیا۔۔

میں اپنے باپ کی سگی اولاد نہیں ہوں۔۔ میری پیدائش کے تین سال بعد ہی میرے باپ کی روڈ ایکسیڈینٹ میں ڈیتھ ہو گئ تھی۔۔ میری ماں نے دوسری شادی میرے ڈیڈ سے کی۔۔ ڈیڈ نے میری ماں سے شادی اس لیے کی کہ انکو بیوی کہ ساتھ ساتھ ایک بیٹا بھی مل جائے گا کیونکہ ڈیڈ کی پہلی بیوی سے انکی طلاق ہو گئ تھی لیکن بیٹی کو انہوں نے اپنے ساتھ ہی رکھا تھا۔۔ اس طرح ڈیڈ میرے سوتیلے باپ اور میری موم عفرہ کی سوتیلی ماں ہیں۔۔ حرمین خاموشی سے ساری بات سن رہی

تھی۔۔

لیکن دوسری شادی کے بعد میری موم بہت اداس رہنے لگی۔۔ انہوں نے مجھے بھی خود سے دور کردیا۔۔ باپ کا پیار تو مجھے کبھی ملا ہی نہیں میری ماں بھی مجھ سے دور ہوگئی۔۔میں نے باہر کی دنیا میں اپنی جگہ بنالی۔۔

تھوڑا سمجھدار ہوا تو ملک سے باہر چلا گیا ڈیڈ کے ایک دوست کا دبئ میں شاپنگ مال تھا۔۔ ڈیڈ کے کہنے پر وہاں چلا گیا۔۔سوچا کام کروں گا تو کچھ بن جاوں گا۔۔ لیکن باہر جاکر گھٹن ہونے لگی ایسا لگا جیسے میں بلکل لاوارث ہوں۔۔ ایک پردیسی کی سانس اسکے عزیزوں کی ایک کال پر ٹکی ہوتی ہے۔۔ جب اس کے گھر والے اسکی خیر خبر لیتے ہیں نہ تو اسکا پیٹ بھرتا ہے۔۔ مگر میرے گھر والے مجھے ایک دفعہ بھی کال نہیں کرتے تھے۔۔ پوچھتے بھی نہیں تھے کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا صرف مہینے میں ایک بار کال کرتے تھے وہ بھی اپنی کوئی فرمائش بتانے کہ لیے۔۔ کبھی عفرہ کبھی موم۔۔ اور ڈیڈ تو بھول ہی گئے تھے کہ انکا کوئ

بیٹا بھی ہے سوتیلا ہی سہی۔۔

اسکی آنکھوں سے پانی بہہ رہا تھا اور زبان لڑکھڑا رہی تھی۔۔

یار کلیجہ پھٹ جاتا تھا میرا یہ بے حسی دیکھ کر۔۔رات بھر روتا رہتا تھا۔۔ اپنے دوستوں کے منہ سے سنتا تھا کہ انکے گھر والوں نے کیا باتیں کی ہیں تو دل تڑپتا تھا بہت۔۔

پھر میں نے اپنی ساری کمائی وہاں بھیجنی شروع کردی تو پھر مجھے ایک آدھ بار گھر سے فون آجاتا تھا خیریت کہ لیے اپنے لیے کچھ نہیں رکھتا تھا یہ سوچ کر کہ کچھ پیسوں کہ بدلے مجھے ایک کال تو آجاتی ہے میں اپنے دوستوں کو فخر سے کہہ تو سکتا ہوں کہ میرے گھر سے فون آیا ہے۔۔

اسکا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا اور زبان کانپ رہی تھی۔۔ ہونٹوں پر زبان پھیر کر اس نے ایک بار پھر کہنا شروع کیا۔۔

میں واپس یہاں آگیا دل ہی نہیں لگتا تھا وہاں مگر یہاں آنے کے بعد

ڈیڈ کے ہاتھوں میں بہت ذلیل ہوا۔۔

انہوں نے کوئی بد دعا نہیں چھوڑی مجھے دینے کے لیے۔۔ وہ نہیں چاہتے تھے میں یہاں آؤں۔۔

اس دن پہلی بار بہت شدت سے مجھے اپنے پاپا کی یاد آئی وہ ہوتے تو کبھی مجھے بد دعا نہیں دیتے۔۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔۔

یہاں آکر میں نے اپنے دوست کہ ساتھ مل کر باہر ممالک میں ڈرگس سپلائی کرنے کا کام شروع کر دیا۔۔

لیکن اس سے کمائے گے پیسے سے بھی میرا پیٹ نہیں بھرتا تھا تو میں میچ فکسنگ میں پڑگیا اور میرا لک اتنا اچھا تھا کہ میں کبھی ہارا نہیں۔۔

گھر جانا تو میں نے چھوڑ ہی دیا تھا۔۔ ساری رات باہر مٹر گشتی کرتا رہتا تھا۔۔ ڈانس کلب جانا، بیئر پینا، سنیما جانا بس یہی تھی زندگی۔۔ لیکن جب تم آئی تو مجھے پہلی بار اپنائیت کا احساس ہوا۔۔ تمھاری محبت نے میری تمام محرومیوں کو ختم کر دیا۔۔میں نے سوچا کہ پہلی بار کسی نے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے اہمیت دی ہے محبت دی ہے میں محبت کو کھو نہیں سکتا، اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ میں سارے غلط کام چھوڑ دوں گا اور اسی سلسلے میں میں نے آج بینک سے لون پاس کروایا ہے اس پیسے سے میں کار شوروم کھول رہا ہوں۔۔

حرمین تھوڑی کہ نیچے ہاتھ رکھے خاموشی سے ٹیبل کو گھور رہی تھی۔۔

مجھے پتا ہے تمھاری نظروں سے میں گر گیا ہوں گا۔۔وہ روہانسی صورت بنائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

دنیا میں بہت کم لوگ ہیں جنکو اللہ پاک ہدایت دیتے ہیں ورنہ کچھ لوگوں کے دلوں میں تو مہر لگی ہوتی ہے۔۔تم خوش نصیب ہو جو تمھیں بدلنے کا موقعہ ملاہے۔۔ میں تمھارے ساتھ ہوں۔۔ بس ایک بات یاد رکھنا۔۔

جب انسان مرتا ہے تو موت صرف اس شخص کی نہیں ہوتی،اسکا پیسہ، شہرت،تکبر،رشتے سب کو موت آتی ہے صرف اس شخص کہ اعمال کو موت نہیں آتی۔۔ چاہے موت کسی تاجر کی ہو یا کسی مفلس کی لوگوں

کہ لیے ایک سبق ہوتی ہے کہ ایک دن سب ختم ہوجائے گا۔۔سب فنا ہوجائے گا۔۔سب سپردِ خاک ہوجائے گا اس لیے محنت کرو مگر کسی چیز کو اپنی کل کائنات نہ بنالو۔۔وہ تحمل سے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر سمجھا رہی تھی۔۔

سب کچھ جاننے کے بعد بھی تم میرا ساتھ دینے کے لیے تیار ہو۔۔ کیسے شکریہ ادا کروں تمھارا۔۔ وہ آنسوؤں کو اپنی انگلیوں سے صاف کر رہا تھا۔۔

شکریہ نہیں۔۔ بس اپنی غلطیوں کی معافی مانگوں اللہ سے۔۔ اسکے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔۔

تمھیں پورا یقین ہے کہ وہ تم سے محبت کرتا ہے؟؟شزا نے پتیلی میں مثالے ڈالتے ہوئے کہا۔۔

محبت میں شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوتی۔۔ کسی ایسے انسان پر یقینِ کامل کرنا پڑتا ہے جس کو آپ صرف نام سے جانتے ہیں۔۔ ورنہ محبت

میں کچھ رہ ہی کیا جاتا ہے۔۔ وہ کچن کے سلیب پر پاؤں لٹکائے بیٹھی تھی۔۔

تو تمھیں لگتا ہے کہ وہ تم سے سچی محبت کر بیٹھا ہے۔۔ شزا پتیلی میں چمچ چلاتے ہوئے بولی۔۔

محبت کرنے سے پہلے کوئی یہ نہیں سوچتا کہ میرے ساتھ دھوکا ہوگیا تو؟ لیکن محبت کرنے کہ بعد ہر شخص بدگمان ہونے لگتا ہے۔تھالی میں رکھی کچی سبزی کا ٹکرا منہ میں ڈالتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

وہ تمھیں بےوقوف بنا رہا ہے۔۔ وہ ابھی بھی مثالہ بھون رہی تھی۔۔

ہے کوئی ثبوت آپ کے پاس اس بات کا؟؟ حرمین نے دوسرا ٹکرا منہ میں ڈالتے ہوئے بولا۔۔

کیا مطلب؟؟ وہ ہاتھ روک کر اسکا منہ تکنے لگی۔۔

مطلب یہ کہ جب آپ اور میں کسی کہ دل کا حال جان نہیں سکتے تو دن رات کسی سے بدگمان ہو کر گناہ کیوں کمائیں؟؟ وہ مجھ سے محبت

کرتا ہے یا نہیں یہ اسکا اور اللہ کا معاملہ ہے۔۔ میں سوائے بھروسے کہ اور کچھ کر بھی نہیں سکتی اور ویسے بھی اگر وہ فریبی ہوا بھی تو میرے سامنے اسکا سچ آجائے گا۔۔ اللہ پاک کسی کو اندھیرے میں نہیں رکھتے۔۔ وہ شزا کی بات سے انحراف کر رہی تھی۔۔

میں تو تمھارے لیے دعا ہی کروگی۔۔ وہ سبزیاں پتیلی میں ڈالنے لگی۔۔

ہاں میرے لیے دعا کرنا کہ اللہ پاک میری بہن کو عقل عطا کرے۔۔

حرمین اسکو چڑانے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE

کیا؟ پیپرز کی ڈیٹ آگئی۔۔ دو ماہ پہلے ہی؟؟ حرمین کو شاک لگا۔۔

ہاں یار ابھی سر کے آفس سے آرہی ہوں یہ ڈیٹ شیٹ لے کر۔۔ شفا نے اسکو ڈیٹ شیٹ پکڑاتے ہوئے کہا۔۔

یار اب کیا ہوگا؟؟ میرا تو سلیبس ابھی کمپلیٹ نہیں ہوا۔۔ حرمین کے ماتھے پر بل پڑنے لگے۔۔

میرا کونسا کمپلیٹ ہے۔۔ مگر اب ہمیں کتابی کیڑا بننا ہی پڑیگا۔۔ شفا نے منہ بسور کہ بولا۔۔

میں آج ہی کوچنگ کہ اونر سے بات کر کہ جاب چھوڑ دونگی۔۔ کیونکہ ٹائم بہت ہی کم ہے ابھی تو ہمیں کمپیوٹر پر آئ ٹی کا اسائمنٹ بھی تیار کرنا ہے۔۔

حرمین پریشانی میں ناخن چبانے لگی۔۔

چلو ہم ابھی پریکٹس تو کر لیتے ہیں مل کر۔۔ شفا نے کرسی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔ وہ دونوں اب لیب میں جا رہی تھیں۔

فائنلی پیپرز ختم ہوگئے اب بس ریزلٹ کا انتظار ہے۔۔ حرمین نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔۔

ہاں لیکن پیپرز کے ختم ہونے کی خوشی کو ہم ایک پارٹی کی صورت میں سلیبریٹ کرتے ہیں۔۔ کیا بولتے ہو تم سب؟؟ شفا نے سب کی طرف نظر گھمائ۔۔

that's great idea

وقار نے کہا۔۔

تو پھر آج شام میں کسی اچھے سے مال میں پارٹی ارینج کرتے ہیں ۔۔اس بہانے تھوڑی شاپنگ بھی ہوجائے گی۔۔ حرمین نے اپنی راے دی۔۔

ٹھیک ہے۔۔ تو پھر شام میں ملتے ہیں سب۔۔ اصفر نے الوداعی جملے کہے۔۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

سچ میں یار بہت مزہ آیا آج تو۔۔ حرمین نے اپنا پرس کندھے پر ڈالتے ہوئے بولا۔۔

وہ لوگ کسی وسیع سے مال سے باہر نکل رہے تھے۔۔

میں تو بہت تھک گئ ہوں یار اور دیر بھی ہو رہی ہے۔۔ چلو میں نکلتی ہوں۔۔ شفا نے اپنی کلائ پر بندھی گھڑی پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔۔

ارے تو میں بھی تمھارے ساتھ ہی چلتی ہوں نا۔۔ حرمین نے کہا۔۔

چلو پھر ہم بھی نکلتے ہیں۔۔ یار اصفر تم مجھے اپنی گاڑی میں گھر چھوڑ دو۔۔ وقار نے اصفر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

ہاں تو چلو۔۔ بلکہ تم دونوں بھی ساتھ ہی چلو میں ڈراپ کر دونگا۔۔ اصفر نے ان دونوں کو آفر کی۔۔

نہیں نہیں ہم خود چلے جائیں گے۔۔ بلہ وجہ اگر ابو نے دیکھ لیا کہ ہم تمھارے ساتھ آے ہیں تو مسئلہ ہوجائے گا۔۔ حرمین نے پریشانی میں کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں اور میرا تو گھر ہی اتنا دور ہے تمھیں دیر ہوجائے گی اس لیے رہنے دو۔۔ شفا نے بھی اپنی مجبوری بتائ۔۔

چلو ٹھیک ہے جیسی تم لوگوں کی مرضی۔۔ اصفر نے بھی ان کے آگے ہار مان لی۔۔

افففو۔۔کس کا فون آرہا ہے اب۔۔ ضرور اصفر کا ہوگا۔۔ وہ توے پر روٹی ڈالتے ہوئے خود کلامی کر رہی تھی۔۔ ایک تو اس سے بھی صبر

نہیں ہوتا ایک منٹ۔۔ وہ چولہے کہ آنچ کم کررہی تھی۔۔

وقار۔۔ یہ کیوں اچانک کال کر رہا ہے مجھے۔۔ موبائل کی اسکرین پر وقار کا نمبر دیکھ کر اسکو شبہ ہوا۔۔

ہیلو۔۔

حرمین۔۔ وہ۔۔ ایک بری خبر ہے۔۔ وہ ہکلاتے ہوئے بول رہا تھا۔۔

کیا ہوا وقار۔۔ سب خیریت ہے نہ؟؟ حرمین کا دل گھبرانے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ۔۔ حرمین۔۔ اصفر کا انتقال ہو گیا ہے۔۔

ک۔۔ک۔۔کیا؟؟ حرمین کے پیروں تلے زمین نکل گئ۔۔

یہ۔۔یہ کیا بول رہے ہو تم۔۔ جھوٹ کہہ رہے ہو تم۔۔ ابھی کل ہی تو ملا ہے وہ۔۔ وہ ہم۔۔ہم سے۔۔

ہاں لیکن موت تو کبھی بھی آسکتی ہے نہ کسی کو بھی۔۔

تم۔۔ تمھیں کیسے پتہ چلا یہ۔۔

کچھ دیر آنسوں بہانے کہ بعد جب وہ اپنے حواسوں میں آئ تو اس نے سوال کیا۔۔

وہ۔۔وہ۔۔رات میں۔۔میں اسکو۔۔نہیں وہ مجھے گھر ڈراپ کر کے اپنے گھر کی طرف نکلا تو۔۔ راستے میں ایکسیڈینٹ ہو گیا۔۔ میں نے اسکے نمبر پر کال بھی کی تو اسکا نمبر بھی بند جا رہا تھا۔۔ ہو سکتا ہے ایکسیڈینٹ کی وجہ سے اسکا موبائل خراب ہوگیا ہو۔۔وقار ہکلانے لگا۔۔

تم اتنا گھبرا کیوں رہے ہو؟؟ حرمین کو اس پر شک ہوا۔۔

میں۔۔ میں کہاں گھبرا رہا ہوں۔۔ وہ تو۔۔ مجھے شاک لگا ایسی خبر سن کر۔۔ وہ اپنے ماتھے پر آے پسینے صاف کرتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

تمھارے پاس اسکے گھر کا اڈریس تو ہوگا نا؟؟وہ رندھی ہوئ آواز میں بول رہی تھی۔۔

نہیں۔۔ میں ایک ہی دفعہ اسکے گھر گیا تھا وہ بھی بہت پہلے۔۔اب تو ٹھیک سے یاد بھی نہیں ہے مجھے۔۔

تو پھر تمھیں کیسے پتہ چلا یہ سب؟؟حرمین کسی پولیس والے کی طرح تفتیش کرنے لگی۔۔

وہ۔۔ وہ۔۔ ہماری کلاس میں ایک دبلا پتلا لڑکا پڑھتا تھا نہ ارمان۔۔ اسکی سلام دعا تھی اصفر سے۔۔ کل رات وہ وہاں سے گزر رہا تھا۔۔ اسکے سامنے ہی ایکسیڈینٹ ہوا۔۔ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ وہ اصفر کی گاڑی ہے پھر ۔۔ ایمبولینس بلوائی اور وہ اصفر کو ہوسپٹل لے کر گے۔۔آج صبح اسنے کال کر کے بتایا مجھے۔۔

حرمین کے سوالوں پر گھبراہٹ کے مارے اسکا چہرہ پسینے سے بھیگ رہا تھا۔۔

پھر تو ارمان کو پتہ ہوگا نہ کہ وہ کون سے ہوسپٹل میں تھا۔۔ پھر ہوسپٹل سے ہم اسکے گھر کا کچھ پتہ لگا سکتے ہیں۔۔

ک۔۔کیسے یار۔۔ ارمان تو ایمبولینس کو کال کر کے چلا گیا تھا۔۔ اسکو اپنے کسی رشتے دار کہ انتقال میں شرکت کرنی تھی نہ اس لیے جلدی میں تھا وہ۔۔ وقار کی حرمین کے سوالوں پر جان نکل رہی تھی۔۔

اور ویسے بھی گھر کا پتہ میں لگا بھی لوں تو۔۔ تم کیسے جاؤگی؟؟ مطلب کہ اسکے گھر والے کیا کہیں گے؟؟ تم وہاں جا کر اس قدر روگی تو سب کیا سوچیں گے۔۔ وقار کے پاس ہزار بہانے تیار تھے۔۔

حرمین نے کچھ کہے بغیر ہی لائن کاٹ دی۔۔ وہ گھٹنوں کے بل زمین پر بیٹھے بلک بلک کر رو رہی تھی۔۔

اس وقت گھر میں بھی صرف شزا اور وہ ہی تھی۔۔ فاطمہ حرمین کے چھوٹے بھائی سمیر کے ساتھ بازار گی ہوئی تھی۔۔

روتے روتے نہ جانے وہ کب بے ہوش ہوگئی تھی۔۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے خود کو اپنے بیڈ پر لیٹا پایا۔۔ سارا گھر تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔ شاید گھر میں بجلی نہیں تھی۔۔

حرمین۔۔ تمھیں ہوش آگیا۔۔ کیا ہوا کیا تھا تمھیں؟؟ میں نہا کر غسل خانے سے نکلی تو میں نے دیکھا کہ تم کمرے کے فرش پر بے ہوش پڑی ہو۔۔ شزا بہت گھبرائ ہوئی لگ رہی تھی۔۔

حرمین جواب دو۔۔ میں تم سے کچھ پوچھ رہی ہوں۔۔ شزا اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اپنا سوال دوہرا رہی تھی۔۔ مگر اسکا وجود تو جیسے مردہ ہوچکا تھا۔۔ حرمین خدا کے لیے کچھ تو بولو۔۔ کوئ تو جواب دو۔۔ شزا کی پریشانی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔۔

اپنے اندر تھوڑی ہمت پیدا کر کے وہ اٹھ کر بیٹھی۔۔ اسکی آنکھوں میں نمی تھی۔۔

حرمین۔۔ میری جان کچھ تو بولو نہ پلیز۔۔ شزا نے پیار سے اسکا منہ اپنی طرف کر کے کہا۔۔

اصفر۔۔ اصفر مجھے چھوڑ کر چلا گیا آپی۔۔وہ بہت دور چلا گیا بہت دور۔۔ وہ شزا سے چمٹ کر رونے لگی۔۔

کیا۔۔ کیا مطلب۔۔یہ کیا بول رہی ہو تم۔۔ وہ اسکو خود سے الگ کر کے بولی۔۔

اسکی ڈیتھ ہوگی۔۔ وہ زارو قطار رو رہی تھی۔۔

کیا۔۔ کب کیسے۔۔ یہ بول کیا رہی ہو تم۔۔ شزا بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔۔

کچھ دیر شزا کی گود میں سر رکھ کر رونے کہ بعد اسنے کہا۔۔

وہ کہتا تھا کہ میں نے اسکی زندگی جنت بنائ ہے۔۔ مجھ میں اسکو اپنی جنت دکھائ دیتی ہے تو پھر وہ اس جنت کو چھوڑ کر اس جنت میں کیا کرنے چلا گیا آپی۔۔

سنبھالو خود کو حرمین۔۔ ہمت سے کام لو۔۔ وہ اسکو دلاسہ دے رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آپکو ڈر تھا نہ کہ وہ مجھے دھوکا نہ دے دے۔۔ کاش کہ وہ مجھے دھوکا دے دیتا کم سے کم اس سے نفرت کا رشتہ ہی رکھ لیتی۔۔ مگر ایسے کیسے مجھے سکون ملے گا سارے رشتے ہی ختم ہوگئے۔۔ وہ کانپتے لبوں سے بول رہی تھی۔۔

میں جانتی ہوں میری کوئ بھی بات تمھارے دل کو تسلی نہیں بخش

سکتی۔۔ میں امید کرتی ہوں کچھ دن میں تم بہتر ہو جاؤگی۔۔ شزا نرمی سے اسکا ہاتھ تھامے اسے سمجھا رہی تھی۔۔

امی کہاں ہیں؟؟ اچانک اسے خیال آیا کہ گھر میں اسکے اور شزا کہ سوا کوئی ہے ہی نہیں۔۔

وہ امی کا فون آیا تھا۔۔وہ نکلی تو مارکٹ کے لیے تھیں مگر وہاں کہ بجائے وہ نسرین خالہ کے گھر چلی گئی ہیں۔۔ امی کہ پاس مزمل کی کال آئی تھی کہ خالہ کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔ شزا نے کہا۔۔

حرمین بلکل خاموش تھی۔۔

پلیز حرمین صبر رکھو میری جان۔۔ وہ پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔۔

صبر تو تب آے گا جب مجھے اس بات پر یقین ہوگا۔۔ میرا دل مانتا ہی نہیں ہے کہ یہ سچ ہے۔۔ وہ اپنے سامنے کی دیوار پر لٹکی پینٹنگ کو گھور رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلو لائٹ بھی آگی۔۔ میں تمھارے لیے چائے بنا کہ لاتی ہوں۔۔ کمرے میں پھیلتی روشنی کو دیکھ کر شزا نے کہا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

ہاتھ میں سلور کلر کا پستول پکڑے وہ کمرے میں بیڈ کہ پاس کھڑا تھا۔۔ آنکھیں انگارا ہو رہی تھیں اور پورے بدن میں غصے کی لہر دوڑ رہی تھی۔۔

کچھ دیر تک ہاتھ میں پکڑی پستول کو دیکھنے کے بعد اسنے اپنے سامنے کی دیوار پر لگے شیشے پر پہلا فائر کیا۔۔

پھر بیڈ کے برابر میں موجود سائیڈ ٹیبل پر رکھے لیمپ پر دوسرا فائر کیا اور تیسرا،چوتھا فائر اسنے پلٹ کر کمرے کی دیوار پر بڑے کانچ کے فریم میں لگی اپنی تصویر پر کیا۔۔

فائر کی آواز نیچے گارڈن اور کچن میں موجود ملازموں تک پہنچ چکی تھی اور وہ گھبرائے ہوئے تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کمرے کہ دروازے پر پہنچے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ملازموں کو وحشیانہ انداز میں گھور رہا تھا۔۔ پورا کمرے کا فرش کانچ کہ ننھے ننھے ٹکروں سے پھیلا ہوا تھا۔۔

دفعہ ہوجاؤ یہاں سے تم لوگ اسی وقت۔۔ وہ ملازموں کو دیکھ کر مزید خفا ہوگیا۔۔

سنا نہیں تم لوگوں نے۔۔

I said Leave

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک زور دار آواز میں وہ دھاڑا۔۔

کچھ دیر پہلے کھڑے ملازم اب جا چکے تھے۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

تمھیں آگے بڑھنا چاہیے۔۔کچھ ماہ میں تمھارا ریزلٹ آجائے گا پھر تم آگے آئیڈمیشن لے لینا۔۔مگر جب تک تم کوئ معمولی سی جاب کرلو۔۔ وہ چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی۔۔

مگر وہ اب بھی خاموشی سے کپ سے نکلتے دھویں کو دیکھ رہی تھی۔۔ وہ

دونوں چھت کی طرف جانے والی سیڑھیوں پر بیٹھی تھیں۔۔

دیکھو حرمین تم جاب کروگی، اسٹڈی کروگی تو مصروف رہوگی اسکو بھولنے میں آسانی ہوگی تمھیں۔۔ شزا اسکی خاموشی کو توڑنا چاہتی تھی۔۔

مصروفیت دل سے کسی کی محبت نہیں نکال سکتی۔۔ وہ پہلے میری محبت تھا۔۔مگر اب میرا عشق بننے لگا ہے۔۔ جتنا روتی ہوں اتنی ہی اس سے محبت بڑھنے لگتی ہے۔۔

وہ کہتا تھا کہ وہ کبھی مجھ سے دور نہیں جائے گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہر شخص اپنے محبوب سے یہ خوبصورت جھوٹ ضرور بولتا ہے، جبکہ وہ جانتا ہے کہ ایک دن وہ سب کو تنہا کر جائے گا۔۔ وہ اپنی انگلیوں سے کپ کے کنارے کو چھوتے ہوئے چائے سے نکلتے گرم دھویں کو انگلیوں پر محسوس کر رہی تھی۔۔

لیکن کسی کہ جانے سے زندگی نہیں رکتی انسان کو آگے بڑھنا ہی پڑتا ہے ورنہ لوگوں کے ہجوم میں وہ کچل جاتا ہے۔۔ ہو سکتا ہے اسی میں

کوئ بھلائی ہو۔۔ شنز اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

کسی کی موت سے میری کیا بھلائ ہوگی؟؟ حرمین قدرے حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

جب کسی کو موت آتی ہے تو اسکے خواب، منصوبے، خواہشیں، کیریئر سب کو موت آجاتی ہے۔۔ جبھی تو دوسرے شخص کو یہ دیکھ کر احساس ہوتا ہے کہ زندگی کتنی انمول ہے، اسکو ضائع نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ کبھی بھی موت اسکو ہم سے چھین سکتی ہے۔۔ وہ پلیٹ میں رکھے بسکٹ کو اب چائے میں ڈبو کے کھا رہی تھی۔۔

حرمین اسکی بات سن کر کہی کھوگئ تھی۔۔

کیا ہوا؟؟ کہاں گم ہوگئ؟؟ شنزا نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔۔

تو پھر زندگی کو کسی ایسے کام میں صَرف کرنا چاہیے کہ جب موت آے تو کوئ مقصد ادھورا نا رہے۔۔ہمارا مقصد ہمارے بعد کسی اور کا مقصد بن جائے۔۔ حرمین نے اس سے کہا۔۔

ایسا کونسا کام ہوسکتا ہے؟؟ شزا اس کی بات نہیں سمجھی۔۔

وہ جواب دینے کہ بجائے اسے دیکھتی رہی۔۔

مجھے ایک بہت اچھی کمپنی میں جاب مل گئ ہے، تنخواہ بھی بہت اچھی ہے، کل سے بلآیا ہے ان لوگوں نے۔۔ اشفاق صاحب نے کھانے کی میز پر بیٹھے سب ہی گھروالوں سے کہا۔۔

اللہ کا کرم ہے بہت احسان ہے اسکا۔۔ فاطمہ دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے رب کا شکر ادا کرنے لگیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن ابو آپ نے یہ بات ہمیں صبح کیوں نہیں بتائ۔۔ شزا نے کھانے کا لقمہ لیتے ہوئے کہا۔۔

بھئ ایک یہی تو وقت ہے کھانے کا جب سارے گھر والے ایک ساتھ بیٹھے ہوتے ہیں اس لیے میں نے سوچا، رات کے کھانے پر ہی بتاؤں گا سب کو۔۔ اشفاق صاحب کے چہرے سے خوشی پھوٹ رہی تھی۔۔

چلیں بس اللہ کا شکر ادا کریں وہی مشکلیں آسان کرنے والا ہے۔۔ فاطمہ

نے کہا۔۔

بھئی شکریہ تو مبین کا بھی ادا کرنا چاہیے اسی نے تو اپنے کسی جاننے والے کی مدد سے یہ جاب دلوائی ہے مجھے۔۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ کل مبین اور اسکی فیملی کو کھانے کی دعوت دے دو اس بہانے گھر میں کچھ رونق بھی لگ جائے گی۔۔ اشفاق صاحب کھانے سے ہاتھ روک کر سب سے کہنے لگے۔۔

حرمین جو کافی دیر سے خاموشی سے کھانا کھا رہی تھی اسکے ہاتھ سے چمچ چھوٹ کہ پلیٹ میں جا گرا۔۔

سب کی نظریں اس کے چہرے پر جم گئ۔۔

وہ۔۔ میرا پیٹ بھر گیا۔۔ میں۔۔ اپنے کمرے میں جا رہی ہوں آرام کرنے۔۔ وہ اپنی گھبراہٹ کو چھپاے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔

اسکو کیا ہوا؟؟ اشفاق صاحب نے پوچھا۔۔

ابو کچھ نہیں بس ہلکہ سا بخار ہے اسکو اس لیے۔۔ شزا بات سنبھالنے کی

کوشش کر رہی تھی۔۔

کمرے کا دروازہ اور لائٹ بند کر کے وہ اپنے بیڈ پر جا بیٹھی۔۔

چھوڑیں۔۔ چھوڑیں مجھے۔۔۔۔

اگر کسی کو بتایا تو چھت سے نیچے پھینک دونگا۔۔

ایک جھماکے سے اسکو بچپن کا وہ واقعہ یاد آیا۔۔ بڑی بڑی سرخ آنکھیں اور وہ وہشیانہ چہرہ بار بار اسکے دماغ میں گردش کرنے لگا۔۔

ایک زور دار چیخ مار کہ اسنے بیڈ پر رکھا تکیا سامنے دیوار کی طرف پھینکا۔۔

کیوں۔۔ کیوں یاد آتا ہے وہ منحوس وقت مجھے۔۔ بھول کیوں نہیں جاتی میں سب کچھ۔۔ وہ دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامے کہہ رہی تھی۔۔

یا اللہ کیا میں اتنی بری ہوں کہ میری خوشیوں کا ہر سامان مجھ سے تو نے چھین لیا۔۔ ایک ہی تو وجہ تھی خوشی کی اس سے بھی مجھے محروم کردیا گیا۔۔ اس شخص کو مجھ سے دور کردیا میرا عشق ہے۔۔ وہ غم کی

حالت میں رب سے شکوا کر رہی تھی۔۔

مجھ میں اور طاقت اور ہمت نہیں ہے صبر کی اللہ پاک۔۔ پلیز مجھے نکال دیں آزمائشوں سے۔۔ میں اس قابل نہیں ہوں کہ تیری دی گئ آزمائشوں پر کھری اتروں۔۔ تو نے زندگی دی ہے اسکو جینے کی وجہ بھی پیدا کر دے میرے رب۔۔ یا پروردگار تو بہت رحم کرنے والا ہے مجھ پر رحم فرما۔۔

وہ اب فرش پر گھٹنوں کے بل بیٹھے دونوں ہاتھ پھیلائے اپنے رب سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

کیا سوچ رہے ہو وقار بیٹا۔۔ شاہدہ بیگم نے چائے بناتے ہوئے کہا۔۔ وہ کچن میں کھڑی تھیں جبکہ وقار لاؤنج میں صوفے پر دونوں ہاتھ سر کہ پیچھے کیے بیٹھا تھا۔۔

کچن کی کھڑکی سے دیکھتے ہوئے وہ وقار سے مخاطب تھیں۔۔

سوچ رہا ہوں امی کہ اب میں شادی کرلوں۔۔ اسی پوزیشن میں بیٹھے

ہوئے اس نے کہا۔

یہ تو بہت اچھا خیال ہے۔۔ مگر کس سے کرنی ہے تمھیں شادی۔۔ صبا کہ لیے تو تم راضی نہیں ہو رہے ہو۔۔ وہ اب کپ میں چائے انڈیل رہی تھیں۔۔

حرمین سے۔۔۔۔

وقار نے سیدھا بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

کیا حرمین سے۔۔ مگر وہ راضی تو نہیں تھی۔۔ وہ لاؤنج میں چائے کی ٹرے پکڑے آرہی تھیں۔۔

راضی نہیں ہے تو راضی کرلوں گا میں اسکو امی۔۔ ویسے بھی اب تو اسکو میرے بارے میں سوچنا ہی پڑے گا۔۔ وہ چائے کا کپ اٹھاتے ہوئے کہہ رہا تھا۔۔

لیکن وہ تو کسی اور کو پسند کرتی تھی نہ۔۔ شاہدہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اسکو دیکھا۔۔

وہ لڑکا سہی نہیں تھا امی۔۔ اسکو چھوڑ کر وہ ملک سے باہر چلا گیا۔۔ وہ چائے کا گھونٹ لینے لگا۔۔

دیکھ لو بیٹا۔۔ صرف تمھاری خوشی کی خاطر میں کچھ نہیں بولوگی مگر کل کو کوئی غلط بات نہیں ہونی چاہیے۔۔ وہ وقار کو دبے الفاظوں میں تنبیہ کر رہی تھیں۔۔

آپ بلکل فکر نہیں کریں امی جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہوگا۔۔ وہ انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر تسلی دے رہا تھا۔۔

میں شفا کہ گھر جا رہی ہوں امی۔۔ حرمین ہاتھ میں پرس لیے فاطمہ کے سامنے کھڑی تھی۔۔

لیکن کیوں۔۔ آج تو دوپہر کہ کھانے پر تمھارے چاچو اور انکی فیملی آرہی ہے نہ۔۔ اتنے کام ہیں گھر میں اور تمھیں جانے کی پڑی ہے۔۔

بس بس آج نہیں جاو کہیں بھی۔۔ فاطمہ جو کاغذ پر سودا سلف لکھ رہی تھیں۔۔ حرمین کی بات پر رک کر کہنے لگیں۔۔

امی اسکی والدہ کی طبیعت بہت خراب ہے۔۔ وہ بیچاری بہت پریشان ہے۔ میرا فرض ہے نہ آنٹی کی عیادت کو جانا۔۔ وہ ضد کر رہی تھی۔۔

نہیں میں تمھیں کہیں جانے کی اجازت نہیں دے سکتی۔۔ گھر میں بیٹھو بس۔۔ فاطمہ دوبارہ سودا سلف لکھنے میں مصروف ہوگئ۔۔

امی پلیز جانے دیں نہ۔۔ وہ کیا سوچے گی امی۔۔ میں پکہ جلدی آجاو گی۔۔ وہ مسلسل اپنی بات پر قائم تھی۔۔

اچھا ٹھیک ہے جاؤ۔ لیکن جلدی آجانا زیادہ دیر بیٹھنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھینک یو امی۔۔ آپ بہت اچھی ہیں۔۔ اجازت پا کر وہ خوشی سے نہال ہوگئ۔۔

خیال سے جانا اور دعا پڑھ کر نکلو۔ حرمین کو جاتا دیکھ وہ پیچھے سے اسکو ٹوکنے لگیں۔۔

اب بتا بھی دو کہ کیا ہوا ہے جو منہ بنا کہ بیٹھی ہو۔۔ شفا جو کافی دیر سے حرمین کو ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی دیکھ رہی تھی، اب جھنجھلا کہ سوال کر رہی تھی۔۔

یار وہ۔۔

آج گھر پر مبین چاچو کی دعوت ہے۔۔ تو اسی لیے میں امی سے جھوٹ بول کر یہاں آئی ہوں۔۔ اسنے نظریں جھکا کر کہا۔۔

اووہ پھر تو تم نے یہاں آکر بہت اچھا کیا۔۔ شفا نے اطمینان سے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔۔ مگر امی سے جھوٹ بولنا پڑا یار۔۔ مجھے بہت برا لگ رہا ہے۔۔

ارے اس میں برا لگنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ جس جھوٹ کی وجہ سے فساد ٹل جائے ایسا جھوٹ بولنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔۔ وہ اپنا فلسفہ سنانے لگی۔۔

ہاں شائید تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔ حرمین نے کہا۔۔

ویسے مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا ہے کہ اصفر کی ڈیتھ ہوگئ ہے۔۔

بہت نائس لڑکا تھا وہ یار۔۔ مجھے تو تمھارا سوچ کر افسوس ہو رہا تھا۔۔

کیا گزر رہی ہوگی تم پر۔۔ وہ افسوس کا اظہار کر رہی تھی۔۔

شفا پلیز کوئ اور بات کرو نہ۔۔ اصفر کے ذکر پر حرمین کا منہ اتر گیا۔۔

اچھا ٹھیک ہے مگر پہلے میں تمھارے کھانے کے لیے کچھ لے کر آتی ہوں باتیں تو ہوتی رہیں گی۔۔ شفا اسکو کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئ۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

یہ کیا سن رہے ہیں ہم؟؟ ابراہیم احمد غصے میں اسکے سامنے کھڑے تھے۔۔

وہ گارڈن میں چئیر پر بیٹھا موبائل میں گیم کھیل رہا تھا۔۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔ انہوں نے سخت لہجے میں اپنا سوال دہرآیا۔۔

کیا پوچھ رہے ہیں آپ مجھ سے؟ اسکی نظریں ابھی بھی موبائل اسکرین

پر تھی۔۔

تم نے اپنے روم کی کیا حالت کی ہے کل؟؟

آپ سے زیادہ تو آپکے ملازموں کو میری فکر ہے۔۔ ہر حرکت پر نظر رکھتے ہیں وہ میری۔۔ وہ ڈھٹائی سے جواب دے رہا تھا۔۔

کیوں کر رہے ہو تم ایسا؟؟ آخر پرابلم کیا ہے تمھاری؟؟ وہ اس پر برس رہے تھے۔۔

میں کچھ دن کے لیے کنیڈا جا رہا ہوں۔۔ آج رات کی فلائٹ سے۔۔

وہ بے نیازی سے کہہ رہا تھا۔۔

کیا؟؟ تم نے مجھے بتانا بھی پسند نہیں کیا؟؟ کچھ سمجھتے بھی ہو تم مجھے یا نہیں۔۔ وہ اسکے چہرے پر نظریں جمائے کھڑے تھے۔۔

ہاں سمجھتا ہوں نہ آپکو۔۔

سوتیلا باپ۔۔ اسنے ایک دم کھڑے ہو کر ان سے کہا۔۔

وہ اسکا منہ ہی دیکھتے رہ گئے۔۔اور وہ وہاں سے چلا گیا۔۔ کلثوم اپنے

کمرے کی کھڑکی میں کھڑی گارڈن میں ہونے والی ان دونوں کی گفتگو سن کر پریشان ہو گئ تھیں۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

فاطمہ اس وقت کمرے میں ٹی وی کے سامنے بیٹھی تھیں جب وہ باہر سے سیدھا انکے کمرے میں داخل ہوئ۔۔

چھ بج رہے ہیں۔۔ابھی کچھ دیر پہلے ہی گے ہیں وہ لوگ۔۔

انہوں نے ایک نظر دیوار پر لگی گھڑی پر ڈالتے ہوئے اس سے کہا۔۔

امی وہ میری طبیعت خراب ہونے لگی تھی شفا کہ گھر اس لیے آنٹی نے روک لیا کہ جب تھوڑی بہتر ہوجاو تو چلی جانہ ایسا نہ ہو راستے میں طبیعت زیادہ خراب ہوجائے۔۔ وہ بہانے بنانے لگی۔۔

واہ بھئ اسکی امی کو دیکھنے گئ تھی اور اپنی طبیعت خراب کر کہ آگئ تم۔۔ اب جاؤ جا کر اپنے کمرے میں آرام کرلو۔۔ میں چائے بنا دیتی ہوں تمھارے لیے۔۔ وہ چائے بنانے کے لیے اٹھنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کمرے میں جا کر وہ کپڑے بدلے بغیر ہی بستر پر لیٹ گئ۔۔ دونوں ہاتھوں سے وہ اپنا سر دبا رہی تھی۔۔

حرمین مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے۔۔ شزا ہاتھ میں چائے کا کپ لیے دروازے سے اندر آتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

ہاں بولیں کیا بات ہے؟؟ حرمین نے اسی پوزیشن میں لیٹے ہوئے کہا۔۔

میری ایک دوست ہے لاریب وہ ایک بہت بڑے فاؤنڈیشن میں کام کرتی ہے۔۔ میں چاہتی ہوں کہ تم وہاں جاؤ وہاں تعلیمی اکیڈمی بھی ہے۔۔ روحانی ریسرچ اکیڈمی بھی ہے اس کے علاوہ بھی بہت کچھ ہے۔۔ تمھیں ان چیزوں میں انٹرسٹ بھی ہے میں تو جا نہیں سکتی کیونکہ تمھارے بھائ اجازت نہیں دیں گے۔۔ شزا نے کہا۔۔

لیکن ابھی کچھ دن تک میں کہیں جانہ نہیں چاہتی۔۔ اس نے منہ بنا کر بات ٹال دی۔۔

اچھا تو تم کچھ دن بعد چلی جانا میں لاریب کو کہہ دونگی کہ تم ابھی

نہیں آسکتی۔۔ شزا نے کچھ سمجھتے ہوئے کہا۔۔

تم آرام کرو مجھے بس یہی بات کرنی تھی۔۔ وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگی۔۔

شزا کے جانے کہ بعد حرمین کی آنکھ لگ گئ تھی اور سائیڈ ٹیبل پر رکھی چائے اب ٹھنڈی ہو چکی تھی۔۔

تمھارے بیٹے نے میرا جینا مشکل کر دیا ہے۔۔اب نواب صاحب کنیڈا جا رہے ہیں۔۔ ابراہیم احمد بیڈ پر لیٹے اپنے برابر میں بیٹھی کلثوم سے کہہ رہے تھے۔۔

ارے تو جانے دیں نہ اسکو اچھا ہے زرا فریش ہوجائے گا۔۔

اسکے جانے سے مجھے کوئ مصلہ نہیں ہے۔۔مگر تم نے اسکی حرکتیں دیکھی ہیں۔۔ اگر وہاں جاکر بھی اسنے کوئ ایسی ویسی حرکت کردی تو کیا جواب دیتا پھروں گا میں لوگوں کو۔۔ وہ خاصے پریشان لگ رہے تھے۔۔

اسی لیے تو کہہ رہی ہوں کہ جانے دیں اسکو فریش ہو جائے گا۔۔ کلثوم نے دوبارہ اپنا جواب دہرآیا۔۔

ایک بات سن لو میری۔۔ تمھارے بیٹے کی وجہ سے لوگوں کے آگے میرا سر نہیں جھکنا چاہیے۔۔ وہ انگلی کہ اشارے سے کلثوم کو تنبیہ کر رہے تھے۔۔

وہ جواب دینے کے بجائے سوچ میں پڑ گئیں۔۔

وقار تم سے شادی کرنا چاہتا ہے

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حرمین کی سانس اٹک گئی۔۔ وہ اپنے روم میں کمپیوٹر کے سامنے بیٹھی تھی جب اسے اپنے پیچھے کھڑی شزا کی آواز نے چونکایا۔

اسکی والدہ نے مجھ سے بات کی ہے۔۔وہ لوگ تمھارے رشتے کے لیے آنا چاہتے ہیں۔

یہ کیا بکواس ہے۔۔ وقار کو کیا نہیں پتہ کہ۔۔

ہاں اسکو سب پتہ ہے اسی لیے میں چاہتی ہوں تمھارا رشتہ وہاں

ہو جائے۔۔تم دونوں کافی اچھے دوست ہو۔۔ شزا نے اسکی بات کاٹ کہ کہا۔۔ ابھی تو میری محبت کا چالیسواں بھی نہیں ہوا اور آپ نے میرا گھر بسانے کا سوچ لیا۔۔وہ شزا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کہہ رہی تھی۔

ہاں۔۔ کیونکہ میں دیکھ رہی ہوں کہ تم ڈپریشن کی طرف جانے لگی ہو۔۔ تمھارے اس بدلتے رویے سے گھر میں سب کو تم پر شک ہونے لگا ہے۔۔اور ویسے بھی کچھ زخموں پر اگر وقت پر مرہم نہ رکھا جائے تو وہ ناسور بن جاتے ہیں۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interview

وہ ہاتھ باندھے بڑے اطمینان سے اس سے مخاطب تھی۔

مجھے وقار سے شادی نہیں کرنی جا کر انکار کردیں آپ ان لوگوں کو۔

دو ہفتے ہو چکے ہیں اسکے انتقال کو اور تم اب تک اسکا سوگ منا رہی ہو وہ کوئی تمھارا شوہر نہیں تھا جو اسکے مرنے پر تم عدت میں بیٹھ گئی ہو۔

شزا اب غصے میں اس پر برس رہی تھی۔

وہ جواب دینے کے بجائے زمین میں نظریں گھما رہی تھی۔

دیکھو حرمین۔۔ وقار اچھا لڑکا ہے تم سے محبت بھی کرتا ہے۔۔ اور پھر اگر تمھاری شادی کسی اور سے ہوتی ہے تو تمھارے اس رویے سے تمھارا گھر برباد ہوجائے گا۔۔کیونکہ کوئی بھی مرد یہ برداشت نہیں کرسکتا کہ اسکی بیوی کسی اور کہ عشق میں مبتلا ہو۔۔لیکن وقار سب کچھ جاننے کے باوجود بھی تمھارے ساتھ کامپرومائیز کرنے کو تیار ہے۔۔شزا اب اسکے پاس بیٹھے مدھم آواز میں اسکو سمجھا رہی تھی۔۔

دیکھو اگر تم بے وجہ کی ضد کروگی تو مجھے سب کچھ امی کو بتانا پڑیگا۔

حرمین کے جواب نہ دینے پر شزا نے اسے ڈرآیا۔

نہیں آپ امی کو کچھ نہیں بتائیں گی۔۔مجھے وقار سے ملنا ہے۔۔

حرمین نے نظریں اٹھا کر اس سے کہا۔۔ ٹھیک ہے ملنا چاہتی ہو تم تو مل لو۔۔لیکن تم خود پر قابو رکھ کر بات کرنا۔۔مرد کی انا کو چوٹ نہیں پہنچانی چاہیے۔۔اگر کوئی عزت سے تمھارے گھر رشتہ بھیج رہا ہے تو اسکو ذلیل کرنے والے الفاظ استعمال نہ کرنا۔۔ وہ حرمین کو گائیڈ کرنے لگی۔

میں اسکو کال کر کے بتا دیتی ہوں کے کہاں ملنا ہے۔۔حرمین نے اپنا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

موبائل اٹھاتے ہوئے کہا۔۔

تم بات کرو میں زرا کچن دیکھ لوں۔ شزا اسکی پشت تھپتھپاتے ہوئے بولی۔۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

یہ کیا مذاق ہے وقار؟؟ حرمین نے اپنے سامنے بیٹھے وقار سے پوچھا۔

وہ دونوں ایک Resturant میں بیٹھے تھے۔۔

حرمین تم جانتی ہو اچھی طرح کے میں تمھیں بہت پسند کرتا ہوں اس میں حرج ہی کیا ہے کہ اگر میں تمھیں اپنی بیوی بنانا چاہتا ہوں۔

میں اصفر سے محبت کرتی ہوں۔۔ وہ محبت لفظ پر زور دے رہی تھی۔۔

تو شادی کے بعد مجھ سے محبت کرلینا۔۔

حرمین جواب دینے کے بجائے اسے گھورنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھو یار مجھے خود پر پورا یقین ہے میں تمھیں بہت خوش رکھونگا۔۔ کبھی تمھارا بھروسہ نہیں توڑونگا۔۔ کبھی تمھیں دھوکا نہیں دونگا۔۔وہ مدھم آواز میں کہہ رہا تھا۔

مجھے نہیں پتہ کے تم مجھے دھوکا دوگے یا نہیں۔۔مجھے مرد حضرات کی اتنی اقسام نہیں پتہ۔۔میں نے ایک ہی مرد سے محبت کی ہے۔۔وہ اسکے چہرے کو گھورتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

حرمین کے الفاظ وقار کے سینے میں پیوست ہوگے۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وقار نے کہا۔

دیکھو حرمین مجھے نہیں معلوم کہ تم اصفر سے کتنی محبت کرتی ہو۔۔ مگر مجھے اپنے دل کا پتہ ہے کے یہ صرف تم سے محبت کرتا ہے۔۔تم سے محبت کے بعد میرے دل نے تمھاری غیر موجودگی میں بھی تم سے بے وفائی نہیں کی۔۔

وہ دل پر ہاتھ رکھ کر اسکی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔

حرمین نے اپنی پلکیں جھپکائیں اور ارد گرد بیٹھے لوگوں کو دیکھنے لگی۔

جب تک میرے دل کو یقین نہیں آجاتا کہ اصفر نہیں ہے تب تک بہت مشکل ہے تمھارا سوچنا کیونکہ مجھے ابھی بھی ایسا لگتا ہے کہ وہ یہی کہیں ہے۔

حرمین کی بات پر وقار کا چہرہ زرد پڑنے لگا۔

مجھے ٹائم دو تھوڑا سوچنے کا۔۔ حرمین اسے کہتے ہوئے جانے کہ لیے کھڑی ہوگی۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقار وہیں بیٹھا اپنے حواسوں پر قابو پانے کی کوشش کرتا رہا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

بیڈ پر لیٹا وہ کمرے کی چھت پر لگے پنکھے کو گھور رہا تھا۔۔

نہیں۔۔۔

نہیں۔۔ حرمین کو کبھی سچائی کا پتہ نہیں لگے گا۔۔ وہ خود کو تسلیاں دے رہا تھا۔۔

اسکو۔۔ اسکو پتہ بھی کیسے لگے گا۔۔ نہیں وہ مجھ سے دور نہیں جا سکتی۔۔ کچھ نہیں ہوگا۔۔ مجھے ڈرنا نہیں چاہیے۔۔

وقار بیٹا۔۔ ایک خوشخبری ہے تمھارے لیے۔۔ حرمین کے گھر والے مان گے۔۔ شاہدہ بیگم خوشی سے نہال ہو رہی تھیں۔۔

کیا؟؟ سچ کہہ رہی ہیں آپ امی؟؟ وقار جو کچھ دیر پہلے خوف میں مبتلا تھا۔۔ اب بے یقینی کے عالم میں شاہدہ کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔۔

ہاں میرے بچے۔۔ کل ہمیں وہاں جانا بھی ہے۔۔چھوٹی سی رسم کرنے۔۔ ابھی بات ہوئی ہے میری حرمین کی امی سے۔۔ وہ وقار کو تمام گفتگو سے آگاہ کر رہی تھیں۔۔

امی۔۔ امی۔۔ میں بہت خوش ہوں آج۔۔ میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا اپنی خوشی۔۔ وہ شاہدہ کے دونوں ہاتھ پکڑے خوشی سے جھوم رہا تھا۔۔

اللہ تمھیں سدا خوش رکھے بیٹا۔۔ میں ابھی تمھارے ابو کو فون کر کے

یہ بتاتی ہوں۔۔ انہوں نے وقار کا ماتھا چوم کر کہا۔۔

مجھے اندازہ نہیں تھا کہ حرمین اتنی جلدی راضی ہوجائے گی۔۔ شاہدہ کے جانے کے بعد وہ بیڈ پر بیٹھا سوچ رہا تھا۔۔

خیر کچھ بھی ہو مجھے بس اب ڈرنا نہیں چاہیے۔۔ وہ خود کو اطمینان دلا رہا تھا۔۔

اسے جیسے کوئی خیال آیا اور وہ اپنا موبائل اور والٹ جیب میں ڈالتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

سفید کلر کا وسیع دروازہ تھا جس سے وہ اندر داخل ہو رہی تھی۔۔ اندر کی طرف بائیں جانب ایک عمارت بنی تھی اور عمارت کے سامنے ایک بہت ہی خوبصورت گارڈن بنا تھا۔۔ عمارت کے عقب میں ڈائننگ ہال تھا اور دائیں جانب مطب بنا تھا وہ جگہ بہت پرسکون اور وسیع تھی۔۔

یہ جو سامنے گارڈن میں تم بچوں کو کھیلتے دیکھ رہی ہو نہ۔۔ ان میں سے کچھ بہت ہی غریب ہیں اور کچھ یتیم اور مسکین ہیں۔۔

یہ تمام بچے اور ان جیسے بہت سے بچے یہیں رہتے ہیں۔۔ اسکے برابر میں چلتی ہوئی لاریب نے اس سے کہا۔۔

لیکن یہ بچے رہتے کہاں ہیں؟؟ حرمین نے اسکی طرف دیکھ کر سوال کیا۔۔

یہ بچے ہاسٹل میں رہتے ہیں۔۔ یہاں سے باہر نکل کر چند قدم دور ہی ایک اسکول اور ہاسٹل ہے۔۔

یہ ایک سوشل فاؤنڈیشن بھی ہے۔۔ اسی لیے ان تمام بچوں کے کھانے ،پینے ،رہنے اور تعلیم کا تمام خرچہ ہمارا فاؤنڈیشن اٹھاتا ہے۔۔ لاریب نے اسکو اشارے سے سمجھایا۔۔

اب وہ دونوں اس جگہ سے باہر کی طرف جا رہی تھیں۔۔ باہر ایک کھلا میدان تھا جس میں کیاری بنی ہوئی تھی۔۔ تھوڑا آگے جا کر ایک بہت بڑی بلڈنگ تھی۔۔جس پر ایک بورڈ لگا ہوا تھا قاری حفیظ شاہ سیکنڈری اسکول۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس بلڈنگ کے نیچے کہ تین فلورز اسکول کہ حصے میں تھے اور باقی اوپر کے چار فلورز ہاسٹل کے حصے میں آتے تھے۔۔

باہر سے ہی اس عمارت کا جائزہ لینے سے یہ بات واضح ہوچکی تھی کہ اندر سے بھی یہ بہت شاندار ہوگی۔۔

لاریب اسکو یہاں کی ہر چیز سمجھا اور دکھا رہی تھی۔۔

ہاسٹل کے اندر بہت بڑا پلے گراونڈ تھا اور پلے گراؤنڈ کی دیوار کے پیچھے ہی ایک خوبصورت مسجد تعمیر تھی۔۔

روحانی ریسرچ اکیڈمی کی وہ عمارت جو تم نے ابھی کچھ دیر پہلے دیکھی تھی۔۔

اسکے فرسٹ فلور پر مختلف کلاسز بنی ہوئی ہیں جہاں دینی اور دنیاوی تعلیمات کے حوالے سے گفتگو ہوتی ہے۔۔

روحانی ریسرچ اکیڈمی میں بہت سے لوگ پڑھتے ہیں۔۔ اسکے سیکنڈ فلور پر نعت اکیڈمی کی کلاسز ہوتی ہیں۔۔ اور تھرڈ فلور پر کلرز تھراپی کی

کلاسز ہوتی ہیں۔۔

یہ تمام کلاسز مختلف لیڈیز اور جینٹس اساتذہ کی زیرِ نگرانی ہوتی ہیں۔۔

اور گراؤنڈ فلور پر تو تمھیں پتہ ہی ہے کہ مینجمینٹ آفسسز ہیں۔۔

یہاں کے انچارج محمد بلال ہیں۔۔ اور یہاں کے نگراں قاری حفیظ شاہ ہیں۔۔ لاریب اسکو ہر چیز کا مختصر حوالہ دے رہی تھی۔۔

حرمین خاموشی سے اسکی تمام گفتگو سن نے کے ساتھ ساتھ آس پاس کے ماحول سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔ وہ جگہ کافی پر سکون تھی۔۔

میں یہاں کلر تھراپی اور روحانی اکیڈمی کی کلاسز لینا چاہتی ہوں۔۔ ساتھ ہی میں اس فاؤنڈیشن کے لیے بھی کام کرنا چاہوں گی۔۔ حرمین نے اسکی طرف دیکھ کر کہا۔۔

بہت اچھی بات ہے یہ تو۔۔ ایسا کرتی ہوں کے میں تمھاری ریجسٹریشن کردیتی ہوں اور تمھیں فارم بھی دی دیتی ہوں۔۔ لاریب نے اسکے کندھے کو چھو کر کہا۔۔

لاریب اور حرمین اب آفس کی طرف جا چکی تھیں۔۔

سوری حرمین۔۔ تمھارا آئیڈ مشن ایک ماہ تک یہاں نہیں ہوسکتا کیونکہ تمام کورسز اپنے اختتام پر ہیں۔۔ تمھیں تھوڑا انتظار کرنا ہوگا۔۔ لاریب آفس چیئر پر بیٹھی رجسٹر میں دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

حرمین اسکی بات پر صرف سانس ہی لے کر رہ گئ۔۔

ہاں۔۔ البتہ تم سوشل ورک کے لیے فاؤنڈیشن کا حصہ بن سکتی ہو۔۔ لاریب نے اسکو مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔

چلیں کوئی بات نہیں۔۔ حرمین نے کہا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

آپکے کہنے پر میں راضی تو ہوگئ آپی مگر یہ صرف ایک سمجھوتہ ہے۔۔ چھت پر ٹہلتے ہوئے وہ شزا سے کہہ رہی تھی۔۔

میں جانتی ہوں حرمین تمھیں وقت لگے گا۔۔ مگر آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہوجائے گا۔۔ شزا بھی اسی کے ساتھ ٹہل رہی تھی۔۔

کل رات اصفر میرے خواب میں آیا تھا۔۔ میں اسکے برابر میں اسکا ہاتھ تھامے بیٹھی تھی۔۔ حرمین نے قدم روک کر کہا۔۔

تم اس سے بہت محبت کرتی ہو نہ۔۔ اس لیے وہ تمھیں نظر آتا ہے۔۔ شزا نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔۔

وہ وہاں سے مجھے دیکھتا تو ہوگا نہ۔۔ مگر مجھے وہ وہاں نظر نہیں آتا۔۔ وہ آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔۔

محبت بھی کتنی عجیب چیز ہے۔۔ جب کوئی مرنا چاہتا ہے تو اسکے جینے کی وجہ بن جاتی ہے اور جب وہ جینے لگتا ہے تو اسکو جینے نہیں دیتی، موت سے ملا دیتی ہے۔۔ حرمین نظریں جھکاے اپنی آنکھوں کی نمی چھپا رہی تھی۔۔

اچھا چھوڑو نہ اس بات کو۔۔ یہ بتاؤ تمھاری لاریب کے ساتھ آج کی ملاقات کیسی رہی؟؟ شزا نے موضوع بدل دیا تھا۔۔

بہت خوب رہی۔۔ کافی اچھی اور سلجھی ہوئی دوست ہے آپکی۔۔ اور وہ

NEWERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جگہ تو بہت ہی شاندار ہے۔۔ حرمین نے مسکرا کر کہا۔۔

میں نے تو کہا ہی تھا کہ تمھیں وہاں جا کر بہت اچھا لگے گا۔۔ مگر تم ہی تاخیر کیے جا رہی تھیں۔۔

دیر سے ہی سہی مگر میں چلی تو گئ نہ۔۔ حرمین نے اپنی بات پر زور دیا۔۔

چلو اب نیچے چلتے ہیں ورنہ امی غصہ کریں گی ہم پر۔۔ کوئ کام آسکتا ہے نہ۔۔ شزا نے چھت سے نیچے کی طرف جھانکتے ہوئے کہا۔۔

ہاں چلیں مجھے بھی اپنی الماری سیٹ کرنی ہے آج بہت پھیل گئ ہے۔۔ حرمین نے سر کھجاتے ہوئے بولا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

تکیے پر دائیں، بائیں جانب سر مارتا ہوا وہ اپنے منہ میں بڑبڑا رہا تھا۔۔

سارا کمرا تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا۔۔رات کا نصف پہر تھا۔۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔

ایک زور دار چیخ مار کر وہ بستر پر اٹھ کر بیٹھ چکا تھا۔۔

یہ۔۔یہ۔۔ کیسا خواب تھا۔۔

یہ۔۔ یہ نہیں ہوسکتا۔۔ اب تو۔۔ اب تو۔۔ حرمین سے رشتہ بھی ہو چکا ہے میرا۔۔ پھر۔۔ پھر۔۔ کیوں ایسے خواب آرہے ہیں مجھے۔۔

وقار کا سارا جسم پسینے میں تر تھا۔۔ وہ بری طرح کانپ رہا تھا۔۔

اگر اسکو سچ معلوم ہوگیا۔۔تو۔۔۔۔

تو۔۔ سب ختم ہوجائے گا۔۔

نہیں۔۔ میں کچھ پتہ چلنے نہیں دونگا۔۔ مجھے ڈرنا نہیں ہے۔۔ نہیں ڈرنا۔۔ وہ خود کو سمجھاتا ہوا واپس لیٹ رہا تھا۔۔

کچھ دیر تک کوشش کے بعد بھی نیند نا آنے کی وجہ سے وہ ایک بار پھر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا۔۔

اپنے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی دراز سے اسنے ایک ٹیبلٹ کا پیکٹ نکالا۔۔ وہ سلیپنگ پلز تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ڈپریشن کی طرف جانے لگا تھا اور اسی وجہ سے وہ اب سلیپنگ پلز کا محتاج بننے لگا تھا۔۔

دوائی کے باعث اس پر نیند کا غلبہ طاری ہونے لگا تھا۔۔ کچھ دیر بعد وہ گہری نیند میں جا چکا تھا۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

جب تک تم کھانا نہیں کھاتے نہ میرا پیٹ نہیں بھرتا۔۔۔۔

وہ کھانے کا پہلا لقمہ لے رہا تھا جب اسکے کانوں میں حرمین کی آواز گونجی۔۔

اسکے جسم میں غصے کی لہر دوڑ گئی۔۔ اپنے سامنے رکھے کھانے کے برتنوں کو اسنے ایک جھٹکے میں اٹھا کر بیڈ سے نیچے پھیک دیا۔۔

کمرے سے آنے والے شور کو سن کر کلثوم اسکے کمرے کی طرف آئی۔۔

یہ کیا کر رہے ہو تم؟؟ کھانا کیوں پھیک دیا؟؟ نیچے گرے برتنوں کو

دیکھ کر کلثوم نے اس سے سوال کیا۔۔

یہ کیسے اناڑی کُک کو رکھا ہوا ہے آپنے۔۔ اتنا بد مزہ کھانا پکایا ہے دل نہیں چاہ رہا میرا کھانے کو۔۔ وہ بیڈ پر بیٹھا غصے میں چیخ رہا تھا۔۔

ہم نے بھی ابھی یہی کھانا کھآیا ہے۔۔ کھانا تو بہت اچھا بنا ہے۔۔ کلثوم اسکے قریب آکر کہنے لگیں۔۔

کیا مطلب ہے آپکا؟؟ میں جھوٹ کہہ رہا ہوں؟؟ وہ اپنی بات پر قائم تھا۔ جب کہ وہ جانتا تھا کہ کھانا بہت مزے دار بنا ہے۔۔ اس کے غصے کی اصل وجہ حرمین کی باتوں کا یاد آنا تھا۔۔

کیا ہوگیا ہے تمھیں اصفر؟؟ کل ہی تم آے ہو کنیڈا سے اور آتے ہی یہ سب؟؟ ہو کیا گیا ہے تمھیں؟؟ کلثوم اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہنے لگیں۔۔

موم پلیز۔۔۔

آپ اس وقت مجھے اکیلا چھوڑ دیں پلیز۔۔ مجھے کسی سے کوئ بات نہیں

کرنی ہے۔۔ وہ نظریں جھکائے اپنے جملوں پر زور دے رہا تھا۔۔

ایک گہری سانس لے کر کلثوم وہاں سے چلیں گئ۔۔

ایک مہینہ ہونے والا ہے ہمارے اس رشتے کو اور تم ہو کہ۔۔ تمھارا برتاؤ میرے ساتھ ٹھیک ہی نہیں ہو رہا ہے۔۔ وقار نے اپنے سامنے بیٹھی حرمین سے کہا۔۔

وہ دونوں کافی شاپ میں بیٹھے تھے۔۔ مجھے تھوڑا وقت دو وقار۔۔ حرمین نے نظریں جھکا کر کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنا وقت یار کتنا؟؟۔۔ وقار اسکے چہرے کو گھورتا ہوا بولا۔۔

حرمین کہ کوئی جواب نہ دینے پر وقار پھر بول پڑا۔۔

مجھے لگتا ہے کہ ہمیں جلد ہی شادی کرلینی چاہیے۔۔ یہی کوئی تین چار مہینوں میں۔۔

تمھارا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔ اتنی جلدی کیوں کر رہے ہو تم؟؟ جب تک اصفر میرے دل میں ہے۔۔ میں تمھیں زبردستی جگہ نہیں دے سکتی۔۔

حرمین نے سخت لہجے میں کہا۔۔

بس کردو حرمین۔۔ اصفر۔۔ اصفر ۔۔ اصفر۔۔ رٹ لگائی ہوئی ہے تم نے اسکی۔۔ ایسا تھا کیا اس میں جو تمھیں مجھ میں نظر نہیں آتا۔۔

وقار کی آواز اتنی اونچی تھی کہ آس پاس کے لوگ بھی ان دونوں کی طرف متوجہ ہوگے۔۔

کچھ دیر اپنے آس پاس بیٹھے لوگوں کی چبھتی نظروں کو اگنور کر کہ وہ بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اخلاق کا فرق ہے اس میں اور تم میں۔۔ وہ مجھ سے ایسے بات نہیں کرتا تھا جیسے تم نے کی ہے۔۔ حرمین کے جملوں پر وہ خاموش ہوگیا۔۔

کل میں نے اصفر کو خواب میں دیکھا تھا۔۔ وہ میرے ہاتھ تھامے کھڑا تھا۔۔ اور تم ہم دونوں سے بہت دور کھڑے تھے۔۔ یہ خواب مجھے ستائے جا رہا ہے۔۔ کچھ دیر کی خاموشی اب وہ توڑ چکی تھی۔۔

ک۔۔کیوں ستا۔۔ رہا ہے۔۔ وقار بمشکل حلق سے آواز نکال سکا۔۔

یہی کہ اگر وہ مر چکا ہے۔۔ تو پھر مجھے ایسا خواب کیوں آیا۔۔ یا پھر یہ خواب کسی بات کی طرف اشارہ دے رہا ہے۔۔

حرمین سوچ میں پڑ گئ۔۔

میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی۔۔ م۔۔میں نکلتا ہوں۔۔ وقار چہرے کا زرد پڑتا رنگ چھپاۓ وہاں سے جانے کہ لیے کھڑا ہوگیا۔۔

اچانک کیا ہوگیا۔۔ میں بھی چلتی ہوں نہ۔۔ حرمین اسکے برتاؤ میں آتی تبدیلی کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔

نہیں میں بس جاتا ہوں۔۔ اوکے۔۔ ٹیک کیئر۔۔

وقار وہاں ایک منٹ نہیں رکا اور حرمین اب اسے جاتا دیکھ رہی تھی۔۔

بایک چلاتے ہوۓ بھی اسکے ذہن میں حرمین سے ہونے والی باتیں گردش کر دہی تھیں۔۔ گھبراہٹ کی وجہ سے وہ اسپیڈ پر کنٹرول نہ پاسکا جس کے نتیجے میں اسکا ایکسیڈینٹ ہوچکا تھا۔۔

اللہ کا شکر کریں کوئ فریکچر نہیں آیا ہے انہیں۔۔ بس تھوڑی بہت

انجری ہو گئ ہے۔۔ یہ کچھ دوآیاں ہیں ان کو لازمی دینی ہے۔۔ باقی آپ انکو گھر لے جا سکتے ہیں۔۔

ہوسپٹل کہ بیڈ پر لیٹا وہ ڈاکٹر کی اپنے والدین سے ہونے والی گفتگو سن رہا تھا۔۔

کتنی بار کہا ہے کہ ہوش و حواس میں بایک چلآیا کرو۔۔ مگر تمھیں سمجھ ہی نہیں آتی۔۔ زلفی صاحب نے اس سے کہا۔۔

چھوڑیں نہ آپ ان باتوں کو۔۔ آرام کرنے دیں میرے بچے کو۔۔ شاہدہ نے وقار کے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔

وہ گھر آچکا تھا اور اب اپنے کمرے کے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔

کچھ لاؤں میں تمھارے کھانے کے لیے؟؟ شاہدہ جو اسکے برابر میں ہی بیٹھی تھیں اسکا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگیں۔۔

امی۔۔۔۔

وہ کسی معصوم بچے کی طرح انکا چہرہ تک رہا تھا۔۔اسکی آنکھوں میں نمی

تھی۔۔

کیا ہوا بیٹا۔۔ شاہدہ نے لاڈ سے اس سے پوچھا۔۔۔

امی۔۔ وہ۔۔

امی۔۔۔مجھ سے ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا ہے۔۔ وہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکا۔۔

ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ ۛ

وقار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔۔ شزا نے اسکے کمرے میں آتے ہوئے کہا۔۔

کیا۔۔ کب کیسے؟؟ وہ ایک دم سے بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

گھبرانے والی کوئی بات نہیں ہے اب وہ گھر میں ہے۔۔ بس کچھ چوٹیں آئی ہیں اسکو۔۔ شزا نے حرمین کی گھبراہٹ کو کچھ کم کیا۔۔

میں ابھی اسکو کال کر کہ پوچھتی ہوں۔۔ حرمین اپنا موبائل ڈھوڈنے لگی۔۔

نہیں ابھی کال نہیں کرو۔۔ وہ آرام کر رہا ہوگا کل صبح کرلینا اسکو کال۔۔ شزا کی بات پر وہ چپ ہوگئی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

مجھے امید نہیں تھی وقار کہ تم حرمین کو حاصل کرنے کے لیے اتنے اندھے ہوجاؤگے۔۔ شاہدہ اپنے آنسوؤں کو صاف کرتی کہہ رہی تھیں۔۔

امی میں اندھا ہوگیا تھا مجھے نہیں پتہ تھا کہ میں اتنا بڑا گناہ کرنے جا رہا ہوں۔۔

اس ایکسیڈنٹ کے بعد مجھے احساس ہوا کہ میں تو کچھ بھی نہیں ہوں۔۔ اللہ کی ذات ایک لمحے میں میرے تمام منصوبوں کو ختم کر سکتی ہے۔۔۔

اگر آج مجھے کچھ ہو جاتا تو اس گناہ کا قرض لیے میں کیسے اللہ کہ سامنے جاتا۔۔

اللہ نے مجھے موقعہ دیا ہے اپنی غلطی سدھارنے کا۔۔ وہ خاصا شرمندہ نظر آرہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر تمھیں اپنی غلطی کو ٹھیک کرنا ہے تو صرف حرمین کو ہی نہیں بلکہ اصفر کو بھی جا کر سچائی سے آگاہ کرنا ہوگا۔۔ شاہدہ نے کہا۔۔

میں حرمین کے دل میں زبردستی محبت پیدا کرنا چاہتا تھا۔۔ جبکہ محبت تو اللہ دلو میں ڈالتا ہے۔۔ اور وہ لڑکی جو میری محبت میں ہر رشتہ ٹھکرا ۔ رہی ہے اس پر مجھ زرا رحم نہیں آیا۔۔

مجھے سمجھ آچکا ہے امی۔۔ جو محبت میرے حصے کی ہے وہ مجھے ملے گی اور جو دوسرے کے حصے میں ہے میں اسکو چھین نہیں سکتا۔۔

میں جسے ہی ٹھیک ہوتا ہوں میں حرمین کو جا کر سب کچھ بتا دوں گا۔۔

وہ اپنے آنسوں پوچھتا ہوا کہہ رہا تھا۔۔

میری دعا ہے کہ وہ دونوں تمھیں معاف کردیں۔۔

کیونکہ اللہ تو بڑے سے بڑا گناہ معاف کردیتا ہے۔۔ مگر انسان معاف نہیں کرتا۔۔ شاہدہ کی بات پر وہ گہری سانس لے کر رہ گیا۔۔۔

میں ذرا کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جا رہا ہوں۔۔ وہ کلثوم اور ابراہیم کہ کمرے میں کھڑا کہہ رہا تھا۔۔

اس وقت ابراہیم احمد کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھے جبکہ کلثوم انکے برابر میں بیٹھے کسی سوچ میں گم تھیں۔۔

اصفر کی آواز سن کر ابراہیم نے کتاب بند کر کے سائیڈ پر رکھ دی۔۔

کہاں جا رہے ہو تم اور کب؟؟ کلثوم نے پہلے سوال کیا۔۔

میں حیدرآباد میں بھی اپنے دوست کے ساتھ مل کر ایک شوروم کھولنے کا سوچ رہا ہوں بس اسی سلسلے میں آج رات نکلنا ہے مجھے۔۔۔ وہ وہی کھڑے رہ کر انہیں بتا رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے مگر واپسی کب تک آوگے؟؟ ابراہیم نےاس سے پوچھا۔۔۔

یہی کوئی مہینہ بھی لگ سکتا ہے یا اس سے ذیادہ۔۔ میں بار بار اتنی دور نہیں جا سکتا اس لیے ایک ہی دفعہ میں سارا سیٹ اپ کر کہ ہی آوں گا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹھیک ہے۔۔ جیسا تمھیں ٹھیک لگے۔۔ ابراہیم احمد کا جواب سن کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

یہ ہم سے بہت دور جا چکا ہے۔۔ مجھے اپنے رویہ پر آج بے حد افسوس ہو رہا ہے۔۔ مجھے اصفر کو وقت دینا چاہیے تھا۔ اصفر کے جانے کہ بعد ابراہیم احمد کلثوم سے مخاطب تھے۔۔

صرف آپ ہی کی نہیں۔۔ میری بھی محبت سے محروم رہا ہے وہ۔۔ کلثوم اظہارِ افسوس کرنے لگیں۔۔

آج روحانی ریسرچ اکیڈمی میں اسکی پہلی کلاس تھی۔۔ وہ کوریڈور میں چلتی ہوئی کلاس کی طرف آرہی تھی۔۔

کلاس پر لگے ایک بورڈ نے اسکو اپنی جانب کھینچا۔۔

بشر کا عشق بشر۔۔ اور۔۔ روح کا عشق خدا ہوتا ہے۔۔

بورڈ پر لکھے ہوئے ان جملوں نے اسکے وجود کو ساکت کر دیا۔ وہ کچھ

دیر کھڑے رہنے کے بعد کلاس کے اندر چلی گئی۔۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ سب یہاں تشریف لائے۔۔ چونکہ آج آپ سب ہی کا پہلا دن ہے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ آج ہم کورس سے ہٹ کر کسی موضوع پر گفتگو کریں۔۔

تو آپ لوگ بتائیں کس موضوع پر بات کی جائے۔۔

سر شفقت علی اپنی بات مکمل کر کے کلاس میں موجود تمام شاگردوں کی طرف متوجہ ہوئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کلاس میں موجود تمام شاگرد ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگے۔۔

گھبرائیں نہیں آپ سب۔۔ اپنے اندر کانفیڈینس پیدا کریں۔۔ ماشااللہ آپ سب ہی پڑھے لکھے بچے ہیں۔۔

شاگردوں کو گھبراتا دیکھ کر پروفیسر نے انکو موٹیویٹ کرنے کی کوشش کی۔۔

سر۔۔ میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔ حرمین نے ہاتھ کھڑا کیا۔۔

جی جی فرمائیں مس حرمین۔۔

سبھی اسٹوڈینٹ اسکی طرف دیکھنے لگے۔۔

سر باہر وہ جو بورڈ پر لکھا ہے۔۔ آپ اس بات کو زرا واضح کردیں۔۔

حرمین نے کہا۔۔

اووہ اچھا وہ بشر کا عشق بشر۔۔ اور۔۔ روح کا عشق خدا ہوتا ہے۔۔ گڈ اچھا ٹوپک ہے۔۔

دیکھیں بھئ یہ بات فانی اور لافانی کی ہے۔۔ اللہ سے زیادہ بندے سے کوئ محبت کر نہیں سکتا۔۔ انسان کہ پاس جزبات ہیں اس لیے وہ اپنی زندگی میں شامل حال لوگوں سے محبت بھی کرتا ہے۔۔ لیکن ان سب لوگوں میں کوئ ایسا شخص بھی ضرور ہوتا ہے جس کی طرف ہمارا قلبی رحجان زیادہ ہوتا ہے، جسے ہم عشقِ مجازی کہتے ہیں۔۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے کہ اکثر و بیشتر لوگ عشقِ مجازی کہ بعد ہی عشقِ حقیقی کے سفر پر چلتے ہیں؟

کچھ دیر رکنے کے بعد وہ دوبارا بولے۔۔

اللہ نے انسان کو پیدا کیا ہے کہ وہ اللہ کو پہچانے۔۔ اللہ کے عشق میں مبتلا ہوجائے۔۔لیکن یہ ممکن تب ہوتا ہے۔۔ جب انسان اپنی روح کو پہچانتا ہے۔۔ اپنی روح کو پہچاننے کے لیے اپنے اندر جھانکنا بہت ضروری ہے۔۔ لیکن جب بندا ہر چیز سے غافل ہو کر اپنے ہی جیسے انسان کی ذات میں گم ہوجاتا ہے تو وہ اپنی ذات سے بھی غافل ہو جاتا ہے۔۔ اور اللہ کو یہ بات بہت نا پسند ہے کہ اسکا بندہ اسی کی مخلوق سے عشق کر بیٹھے اور مخلوق کو بنانے والی اللہ کی ذات کو بھول جائے۔۔

اللہ کو یاد رکھنے کا یہ مطلب ہر گز نہیں کے کہ آپ صرف نماز، روزہ اور دیگر عبادات میں مشغول رہیں۔۔ یہ سب فرض ہیں جو ہر حال میں ادا کرنی ہیں۔۔

لیکن اللہ سے عشق صرف ظاہری عبادات سے نہیں ہوتا۔۔ قلب میں موجود قندیل جلانا پڑتا ہے۔۔ جس کی روشنی میں روح دکھائی پڑتی ہے اور روح پر غور کرنے سے اللہ کی ذات کو پہچانا جاتا ہے۔۔ انسان کا

عشق انسان سے عشقِ فانی ہے۔۔ جو انسان کے مرنے کے بعد ختم ہوجائے گا۔۔ مگر روح کا عشق اللہ سے عشقِ لافانی ہے۔ جو مرنے کہ بعد بھی ختم نہیں ہوسکتا۔۔

کیونکہ موت گوشت پوست سے بنے اس جسم کو آتی ہے۔۔ روح تو اللہ کا امر ہے وہ دنیا سے جانے کہ بعد آسمان میں زندہ رہتی ہے۔۔ جب انسان اللہ سے زیادہ اپنے ہی جیسے انسان کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اسکو اسی کے عشق میں توڑتا ہے۔۔ اور جب وہ کسی کے عشق میں ٹوٹ جاتا ہے۔۔ اسکی انا، اسکے تکبر، اسکے مان کو زوال آجاتا ہے۔۔ تب وہ ایک فقیر کی طرح اللہ کے در پر حاضری دیتا ہے۔۔

پھر اللہ کی محبت اسکی ٹوٹی پھوٹی ذات کو سمیٹتی ہے اور وہ عشقِ حقیقی کہ عروج پر جا پہنچتا ہے۔۔ اس ذات کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے جو لافانی ہے جسے کبھی زوال نہیں آے گا۔۔

سر لیکن اللہ پاک ہی دلوں کو نرم کرتا ہے اور دلوں میں محبت ڈالنے والا ہے تو پھر۔۔

کلاس کہ ایک اسٹوڈینٹ نے سوال کیا۔۔

بے شک اللہ پاک ہی دلوں میں محبت ڈالنے والا ہے لیکن اللہ نے انسان کو جزبات دیے ہیں تو ان پر قابو رکھنے کا اختیار بھی دیا ہے انسان کو۔۔ انسان ہی وہ مخلوق ہے جس کو اللہ نے چند اختیارات دیے ہیں۔۔اگر انسان اپنے جزبات پر قابو رکھے تو ایسا کبھی نہیں ہوتا۔۔ اور پھر جب انسان اللہ کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے تو عشقِ حقیقی دنیاوی محبت پر غالب آجاتی ہے۔۔ اللہ بندے کو اسکی محبت بھی دے دیتا ہے ۔۔ مگر بندے کے دل میں پھر اس شخص کہ لیے وہ جزبہ نہیں رہتا۔۔ وہ دوبارہ ملنے والی اپنی محبت کو صرف اللہ کے لیے اپناتا ہے۔۔ صرف اللہ کے لیے اس سے محبت رکھتا ہے۔۔

حرمین سر شفقت علی کی باتوں سے سوچ میں پڑ گئ۔۔

تم اتنی جلدی کیسے آگے ابھی تو ایک ہفتہ ہوا ہے۔۔؟؟ تم نے تو کہا تھا نا کہ تمھیں ایک ماہ بھی لگ سکتا ہے۔۔ ابراہیم احمد نے ادھی بچی

سگریٹ آئیش ٹرے میں بجھاتے ہوئے کہا۔۔

وہ صوفے پر بیٹھے ٹی وی دیکھ رہے تھے جب انہوں نے اصفر کو کمرے کی طرف جاتا دیکھا۔۔

وہ ڈیڈ جس بندے سے میں نے شوروم کے لیے جگہ لینے کی بات کی تھی۔۔ اس بندے کا کل وہاں ایکسیڈینٹ ہوگیا۔۔ بہت سیرئس حالت میں ہے وہ۔۔

اس لیے مجھے واپس یہاں آنا پڑا وہاں رکنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں تھا۔۔

اتنی جلدی دوسری ڈیل ہو بھی نہیں سکتی تھی۔۔

اوو بہت برا ہوا یہ تو۔۔ چلو تم یہی رہ کر کوئی دوسری ڈیل کرلو۔۔

ابراہیم احمد نے اظہارِ افسوس کیا۔۔

ہاں۔۔ ابھی تو فی الحال میں شوروم جا رہا ہوں۔۔ دیکھتا ہوں کیا چل رہا ہے وہاں۔۔ اصفر نے کہا۔۔

شاپنگ بیگز کار کی پچھلی سیٹ پر رکھتی ہوئی اب وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھنے لگی تھی۔۔

وہ کسی شاپنگ مال سے شاپنگ کر کے نکلی تھی۔۔

کار ڈرائیو کرتے ہوئے اسنے میوزک آن کیا۔۔

اووہ گوڈ۔۔ یہ کیا۔۔ اس ٹریفک کو بھی ابھی جام ہونا تھا۔۔ کار اسٹیئرنگ پر سر رکھتے ہوئے وہ افسوس کر رہی تھی۔۔

یہ۔۔یہ تو اصفر ہے۔۔ ٹریفک جام کی وجہ سے وہ آس پاس دیکھ رہی تھی جب اسکو اپنی دائیں جانب کھڑی اصفر کی کار نظر آئی۔۔ کار کی فرنٹ سیٹھ پر بیٹھا وہ سگریٹ پی رہا تھا۔۔

میں ابھی حرمین کو کال کرتی ہوں۔۔

ڈیش بورڈ سے موبائل اٹھا کر وہ حرمین کا نمبر ملانے لگی۔۔۔

شیشے کے سامنے کھڑی وہ اپنے بال سلجھا رہی تھی۔۔

وقار کو پتہ نہیں کیا ہوگیا ہے آپی۔۔ ایک ہفتہ ہوچکا ہے نہ وہ کال پک کر رہا ہے۔۔نہ میسج کا جواب دے رہا ہے۔۔

وہ بالوں میں کنگا کرتی ہوئی کہہ رہی تھی۔۔

اچھا۔۔ اب تک تو وہ ٹھیک بھی ہوچکا ہوگا نہ۔۔ پھر۔۔

تمھاری کوئی لڑائی ہوئی ہے کیا؟؟ اسکے بیڈ پر بیٹھی شزا نے کہا۔۔

نہیں آپی۔۔ میری تو اس سے کوئی بات ہی نہیں ہوئی ہے۔۔ حرمین اب اپنے بال باندھ رہی تھی۔۔

یہ لو شفا کی کال آرہی ہے۔۔ شزا نے اپنے پاس رکھا موبائل اسکی طرف بڑھآیا۔۔

ہیلو شفا کیسی ہو؟؟ حرمین نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

حرمین مجھے تمھیں بہت ضروری بات بتانی ہے۔۔ شفا تیزی سے بولی۔۔

ہاں بتاو۔۔

حرمین اصفر زندہ ہے۔۔ وہ اس وقت میرے سامنے ہے۔۔

شفا کی بات پر حرمین دوسری سانس نہ لے سکی۔۔

مجھے بھی یقین نہیں آرہا تھا مگر میں نے بہت غور سے دیکھا ہے وہ اصفر ہی ہے اور وہ گاڑی بھی اسی کی ہے۔۔

کیا۔۔یہ کیسے ہوسکتا ہے۔۔ حرمین بمشکل بول سکی۔۔

مجھے لگتا ہے کہ وقار نے ہم سے جھوٹ بولا ہے۔۔ شفا نے کہا۔۔

لگتا نہیں۔۔ ایسا ہی ہے شفا۔۔ تم ابھی مجھ سے ملو۔۔ مجھے ابھی وقار کے پاس جانا ہے۔۔ حرمین غصے کے عالم میں کھڑی ہوگئ۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقار بیٹا میں تمھارے ابو کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس جا رہی ہوں۔۔ مجھے لگ رہا ہے میری شوگر بڑھ گئ ہے۔۔ شاہدہ نے کہا۔

وقار اس وقت اپنی الماری سے کپڑے نکال رہا تھا۔۔

ٹھیک ہے لیکن جلدی آجایئے گا۔۔ کیونکہ مجھے حرمین کی طرف جانا ہے۔۔ اس نے ایک سوٹ نکال کر بیڈ پر رکھا۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔ ہم چلتے ہیں۔۔ شاہدہ کمرے سے نکل گئ۔۔

شاہدہ کو گے ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ دروازے کی بیل بجی۔۔

وقار اس وقت اپنے کپڑے استری کر رہا تھا۔۔ ڈور بیل کی آواز پر وہ بٹن بند کر کے دروازے کی طرف بڑھا۔۔

ابھی اسنے دروازہ کھولا ہی تھا کہ حرمین اس پر جھپٹ پڑی۔۔ اسکا گریبان اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لیے وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی۔۔ جھوٹ کیوں بولا؟؟

وقار اچانک خود پر ہونے والے حملے کی وجہ سے حرمین کو حونکوں کی طرح دیکھنے لگا۔۔

ک۔ک۔ک کیسا۔۔ جھوٹ۔۔؟؟ وہ ہکلا رہا تھا۔۔

جسٹ شٹ آپ۔۔ حرمین نے اسے پیچھے دھکیل کہ زور دار آواز میں کہا۔۔

دیکھو وقار تم اب ہم سے جھوٹ نہیں بول سکتے۔۔ اس لیے سیدھی طرح سے بتا دو کہ تم نے ایسا کیوں کیا۔۔ حرمین کے پیچھے کھڑی شفا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نے اس سے کہا۔۔

یہ کیا ہمیں کچھ بتاے گا شفا۔۔ اس بچارے کی تو یاداشت ہی چلی گئی ہے۔۔ حرمین وقار کو گھورتے ہوئے بولی۔۔

وقار کی ہوآیاں اڑھ چکی تھیں۔۔

ہاں تو وقار تم شرافت سے بتانا پسند کروگے۔۔ یا میں تمھاری عزت کی دھجیاں اُڑاؤں۔۔ حرمین نے اسی طرح گھوتے ہوئے بولا۔۔

حرمین میں تمھیں آج خود ہی سب کچھ بتانے والا تھا۔۔ وقار نے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں نے تمھاری شرافت کی داستانیں بہت سن لی ہیں۔۔ اب تم ذرا اپنی ذلالت کی داستان سناؤ۔۔ حرمین اس پر طنز کر رہی تھی۔۔

میں۔۔ سب بتاتا ہوں۔۔

کچھ دیر ہمت کر کے اسنے بولنا شروع کیا۔۔

جس دن ہمارا لاسٹ پیپر تھا اور ہم سب مال گے تھے۔۔ اس رات مال سے واپسی پر میں اصفر کے ساتھ گھر گیا تھا۔۔

حرمین کو وہ رات یاد آنے لگی۔۔

اس وقت راستے میں، میں نے اصفر سے تمھارا ذکر کیا۔۔ اور میں نے اسکو یہ ظاہر کیا کہ میں تمھاری کوئ حقیقت جانتا ہوں۔۔

پھر آہستہ آہستہ میں نے اسکو فرضی کہانی سنانی شروع کی۔۔ میں نے اس سے کہا کہ تمھارا کریکٹر ٹھیک نہیں ہے۔۔ تم اس سے پہلے مجھ سے اور مجھ سے پہلے کافی لڑکوں کے ساتھ ریلیشن رکھ چکی ہو۔۔۔

وقار کی بات پر حرمین اور شفا ایک دوسرے کا منہ تکنے لگیں۔۔

پھر۔۔ میں نے اسکو کچھ تصویریں دکھائیں۔۔

کیسی تصویریں؟؟؟ وقار زرا رکا تو حرمین نے فوراً سوال کیا۔۔

وہ شائید تمھیں یاد ہو کہ۔۔ جب تم سے میں نے دوبارا دوستی کی تھی تو تمھیں ملنے کے لیے بلآیا تھا۔۔ جب تم ملنے آئی تب میرے ایک دوست نے تمھاری اور میری کچھ تصویریں اتاری جس کو میں نے اس رات اصفر کے سامنے پیش کیا۔۔ میں نے اصفر کو یہ بھی کہا کہ میں نے

تم سے دوبارا دوستی صرف تمھارا سچ سامنے لانے کے لیے کی تھی۔۔

پھر میں نے تمھاری تصویروں کو اپنے ایک دوست کی تصویروں کے ساتھ آئیڈٹ کیا۔۔ اور ان تصویروں کو اصفر کے سامنے کچھ اور ہی رنگ دے کر پیش کیا۔۔

میں نے اس رات اس کے دل میں اتنا زہر بھر دیا کہ اسنے تم سے کوئ رابطہ نہیں کیا۔۔

پھر دوسرے دن اسکی موت کا جھوٹ بول کر میں نے تمھیں اس سے دور کیا۔۔ اور تم سے جھوٹ بولنے کے بعد بھی میں اصفر سے ایک ہفتے تک لگاتار ملتا رہا۔۔ کیونکہ مجھے ڈر تھا کہ کہی وہ تم سے کوئ رابطہ نا کرلے اس لیے میں مستقل اسکے دل میں زہر بھرتا رہا۔۔

اتنا کہ وہ تمھاری شکل سے بھی نفرت کرنے لگا۔۔ اسنے اپنا نمبر چینج کرلیا تا کہ تم کوئ رابطہ نا کر سکو۔۔ وقار کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا وہ سر جھکاے اپنے جرم کی کہانی بتا رہا تھا۔۔

دل تو چاہتا ہے کہ ابھی اسی وقت تمھیں شوٹ کردوں۔۔ حرمین سرخ چہرے کے ساتھ وقار کے چہرے پر نظریں جمائے کہہ رہی تھی۔۔

تم نے حرمین اور اصفر کے بھروسے کا بہت ناجائز فائدہ اٹھایا ہے وقار۔۔ مجھے تم سے اس گھٹیا پن کی امید نہیں تھی۔۔ شفا نے سخت لہجے میں کہا۔۔

جن لوگوں کی برآیاں دنیا کے سامنے ظاہر ہوتی ہے نہ ان لوگوں سے دھوکے کا خطرہ نہیں ہوتا۔۔

خطرہ تو ان سے ہوتا ہے جو شرافت کا لباس پہنے اندر کے جانور کو چھپاتے ہیں۔۔ حرمین چبھتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

پلیز حرمین مجھے معاف کردو۔۔۔۔

پلیز۔۔ میں تمھیں حاصل کرنے کے جنون میں اندھا ہوگیا تھا۔۔

وقار اسکے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔۔

محبت اگر نواز دی جائے تو ملکیت ہوتی ہے۔۔ اور اگر چھینی جائے تو

چوری۔۔ تم نے محبت کی چوری کی ہے۔۔ اسکی کوئی معافی نہیں۔۔

ہاں اب مجھ پر ایک احسان کردینا کہ میرے گھر پر اپنی امی سے کال کر وا کر یہ کہلوادینا کہ وقار کسی اور کے عشق میں مبتلا ہوچکا ہے اس لیے وہ یہ رشتہ ختم کر رہی ہیں۔۔ حرمین ہر جملے پر زور دے رہی تھی۔۔

وہ دونوں وہاں سے جا چکی تھی اور وقار فرش پر بیٹھا روتا رہا۔۔

میں نے سوچا بھی نہیں تھا کہ میرا سب سے اچھا دوست مجھے دھوکا دیگا۔۔ حرمین بیڈ پر بیٹھے رو رہی تھی۔۔

یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا ہے کہ وقار ایسا کر سکتا ہے۔۔ اسکے برابر میں بیٹھی شفا نے کہا۔۔

اس منحوس کا نام مت لو اب حرمین۔۔ شزا بھڑک گئی۔۔

میری محبت میرے اتنے قریب تھی اور میں اس کو آسمانوں میں ڈھونڈ رہی تھی۔۔ حرمین نیچے نگاہیں کرے کہہ رہی تھی۔۔

صبر رکھو حرمین پلیز۔۔ شفا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

میں اسکی غیر موجودگی میں بھی اس سے وفا کرتی رہی اور وہ۔۔ اسکو مجھ پر بھروسہ ہی نہیں تھا۔۔

نہیں شفا۔۔ نہیں۔۔ وقار کا جتنا قصور ہے اتنا ہی قصور اصفر کا بھی ہے۔۔ محبت بھروسے کا نام ہے۔۔ جب تک ہماری محبت کمزور نہ ہو۔۔ تب تک کوئی غلط فہمی پیدا نہیں کر سکتا۔۔ اسکو محبت تھی ہی نہیں ورنہ وہ میرا اعتبار ضرور کرتا۔۔

شفا اور شزا خاموشی سے اسکی بات سن رہی تھیں۔۔ وہ دونوں افسوس کہ سوا کچھ کر بھی نہیں سکتی تھیں۔۔

جب انسان اللہ سے زیادہ اپنے ہی جیسے انسان کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اللہ پاک اسکو اسی کے عشق میں توڑتا ہے۔۔ اسے سر شفقت علی کی وہ بات یاد آئی۔۔

میں اس شخص کی محبت میں سب کچھ بھول چکی تھی جو مجھ سے بے وجہ

نفرت کرتا ہے۔۔ اور وہ ذاتِ الٰہی جو میرے دل کے سب سے زیادہ قریب ہے میں اس سے کتنی دور تھی۔۔

اللہ بندے کے بہت قریب ہوتا ہے۔۔ مگر بندہ ہی اللہ سے دور ہوتا ہے۔۔

میں عشقِ حقیقی اور عشقِ مجازی کے درمیان بنی خلا میں سفر کر رہی تھی۔۔ نہ عشقِ مجازی مل رہا تھا نہ عشقِ حقیقی ۔۔ شائید اسی لیے اللہ نے مجھے اسکی محبت میں توڑ دیا۔۔

ایک ہی بار ٹوٹنے سے میری ذات کی کرچیاں ہوگئیں۔۔ تو وہ جو کسی کی محبت میں بار بار ٹھوکر کھاتے ہیں بار بار ٹوٹتے ہیں انکی تو ذات ہی فنا ہوجاتی ہوگی نہ۔۔

میں نے اسکو اسکی تمام برائیوں کے ساتھ قبول کیا اور اسنے مجھے ہی توڑ دیا۔۔ ایک بار بھی مجھ پر بھروسہ کرنے کا نہیں سوچا۔۔ وہ دونوں ہاتھوں میں منہ چھپاے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔۔

تم کیوں رو رہی ہو حرمین۔۔ اب رونے کی باری اصفر کی ہے۔۔ کیونکہ جب اسکو حقیقت کا پتہ چلے گا تو وہ بھی ٹوٹ جائے گا۔۔ شفا اسکو گلے لگا کر کہنے لگی۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

کہاں ڈھونڈوں میں اصفر کو۔۔ کہاں مل سکتا ہے وہ مجھے۔۔ وقار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔

اسکے گھر چلا جاتا ہوں۔۔ مگر اسکا آئیڈریس کہاں سے نکالوں میں۔۔ وہ دماغ پر زور دے رہا تھا۔۔

ہاں۔۔ کالج کے ریجسٹر میں اسکے گھر کا آئیڈریس ضرور ہوگا۔۔ بس سر مجھے اسکا آئیڈریس دے دیں۔۔

ایک بار میری اصفر سے ملاقات ہوجائے تو پھر میں سب ٹھیک کردونگا۔۔ وہ خود کلامی کر رہا تھا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

موم میری ایک بہت اچھی ڈیل فائنل ہوگی ہے۔۔ میں کل صبح ہی

حیدر آباد واپس جارہا ہوں۔۔

وہ خوشی سے چہک رہا تھا۔۔

wao that's great--

اللہ تمھیں کامیاب کرے بیٹا۔۔ کلثوم اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگیں۔۔

وہ اس وقت گارڈن میں بیٹھی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھیں۔۔

بس امی ایک بار میرا وہاں کام ہوجائے۔۔ وہ گارڈن میں چیئر پر بیٹھنے لگا۔۔

بیٹا ایک بات کرنی ہے مجھے تم سے۔۔ وہ مدھم آواز میں بولیں۔۔

جی بولیں۔۔

بیٹا تم اپنے ڈیڈ کو ایک موقع دے دو۔۔ وہ اتنے سالوں کے تمھارے ساتھ رکھے ہوئے رویہ کی وجہ سے بہت شرمندہ ہیں۔۔ وہ خود کو بہت برا باپ سمجھتے ہیں۔۔۔۔

امی وہ میرے سوتیلے باپ ہیں۔۔ میں انکو باپ کی جگہ کیسے دے دوں جب انہوں نے مجھے اپنا بیٹا نہیں سمجھا۔۔ وہ اکھڑے لہجے میں بات کر رہا تھا۔۔

دیکھو بیٹا میں مانتی ہوں کہ انہوں نے تمھارے ساتھ بہت ذیادتی کی ہے۔۔ مگر اب جب انکو احساس ہوگیا ہے تو تم انکو ایک موقع دے دو ۔۔

اس قدر اپنا دل سخت نہ کرو۔۔ وہ نرم لہجے میں بات کر رہی تھیں۔۔

موم پلیز۔۔۔

میری محرومیوں کا اُزالہ انکا زرا سہ افسوس نہیں کرسکتا۔۔ اس لیے پلیز۔۔آپ اس بارے میں مجھ سے بات نہ کریں۔۔ وہ روکھے لہجے میں کہتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اللہ پاک مجھ سے محبت کرتا ہے تو مجھے اپنے پاس کیوں نہیں بلا لیتا آپی۔۔ حرمین کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔

وہ دونوں صبح کی چائے چھت پر ٹہلتے ہوئے پی رہی تھیں۔۔

حرمین ایسی باتیں نہیں کرو۔۔ شنزا نے چائے کا کپ منڈیر پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

بچپن ذہنی ازیت میں گزرا اور اب جوانی بھی۔۔ شائید کبھی کبھی انسان کی زندگی ختم ہوجاتی ہے مگر آزمائشیں ختم نہیں ہوتیں۔۔ وہ نا جانے کہاں کھوئی ہوئی تھی۔۔

حرمین بھول کیوں نہیں جاتی تم اپنے بچپن کو۔۔ شنزا نے اسکے کندھے کو چھوکر کہا۔۔

بھول جاتی ہوں۔۔ مگر جب کوئی اپنا دکھ دیتا ہے نہ تو دکھ دینے والا ہر شخص یاد آتا ہے۔۔ اسکی ایک آنکھ سے آنسوں کی بوند ٹپکی۔۔

میں کسی ایسی جگہ جانا چاہتی ہوں جہاں انسان نامی کوئی جانور نہ ہو۔۔ بس میری ذات ہو اور میرا رب ہو۔۔ کچھ دیر رک کر وہ بولی۔۔

تم آج اپنی کلاس لینے ضرور جانا وہاں تمھیں سکون ملے گا۔۔ شنزا نے

اس سے کہا۔۔

مجھے آج ایک بات سمجھ آئی ہے آپی کہ یہ زندگی ہماری ہے اس کو کسی ایک شخص کی ذات تک محدود نہیں رکھنا چاہیے۔۔ کیونکہ جب وہ شخص دور ہوجاتا ہے تو زندگی بھی ختم سی ہوجاتی ہے۔۔

وقت ہماری زندگی سے ان لوگوں کو نکال دیتا ہے جو زندہ تو ہوتے ہیں مگر ہم انکے لیے مر چکے ہوتے ہیں۔۔ اور تکلیف بھی انہیں لوگوں کہ جانے سے ہوتی ہے جو دنیا سے نہیں بس زندگی سے چلے جاتے ہیں۔۔

اسکے چہرے پر اداسی چھائی ہوئی تھی۔۔

لیکن وقت انہیں لوگوں کو زندگی سے نکالتا ہے۔۔ جنکی وجہ سے زندگی ایک جگہ رک جاتی ہے۔۔

کیونکہ زندگی چلنے کا نام ہے نہ۔۔ وہ رک نہیں سکتی۔۔ شزا نے کہا۔۔

محبت میں عاشق محبوب میں اپنی محبت کا عکس دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔ اس لیے اسکو لگتا ہے کہ اسکا محبوب اسکا دیوانہ ہے۔۔ جبکہ وہ محبوب کی

محبت کا اندازہ کر ہی نہیں سکتا وہ تو تمام عمر محبوب میں اپنی محبت کا عکس دیکھ کر خوش ہوتا رہتا ہے۔۔

اور ایک وقت آتا ہے جب وہ آئینہ وقت کی رفتار کی وجہ سے ٹوٹ جاتا ہے۔۔ تب ہمیں محبوب کی محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔۔ شزا مدھم آواز میں اسے سمجھا رہی تھی۔۔

ہاں آپی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔

میں اصفر میں اپنی محبت کا عکس دیکھ رہی تھی اسی لیے مجھے خوش فہمی تھی کہ وہ مجھ پر بہت اعتماد کرتا ہے۔۔ جبکہ وہ اعتماد تو میرا تھا جسکا عکس اس میں دکھائی پڑتا تھا۔۔

اور پھر جب وقت نے اس آئینے کو توڑا تو مجھے دکھائی دیا کہ اصفر کی محبت اس قدر کمزور تھی جو زرا سی غلط فہمی کی وجہ سے نفرت بن گئی۔۔

وہ شزا کے بازوؤں کو پکڑ کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ رہی تھی۔۔

تو پھر اب اداس نہیں ہو۔۔ اگر اللہ نے چاہا تو وہ خود آجائے گا اپنی غلطی کا اعتراف کرنے۔۔ شزا نے مسکرا کر کہا۔۔

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

کلاس میں بیٹھی وہ لیکچر شروع ہونے کا انتظار کرنے لگی۔۔ کلاس میں ہر طرف اسٹوڈینٹ باتوں میں مصروف تھے۔۔۔

۔۔ اسلام و علیکم

کیسے ہیں آپ سب۔۔ سر شفقت علی نے کلاس میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔۔

انکے آتے ہی ہر طرف خاموشی چھا گئ۔۔ کچھ دیر کی معمولی گفتگو کے بعد انہوں نے آج کا ٹاپک شروع کیا۔۔

ہاں جی آج کا ٹاپک ہے روحانی نماز۔۔۔

نماز ایک مسلمان کی نظر میں صرف فرض عبادت ہوتی ہے۔۔ لیکن اگر اسکے علم میں یہ بات آجائے کہ نماز کیا ہوتی ہے۔۔ تو شائید وہ

کبھی سجدہ نہ چھوڑے۔۔

ایک مسلمان کی نماز دوزخ کی آگ سے بچنے کے لیے ہوتی ہے۔۔ جبکہ ایک مومن کی نماز معراج ہوتی ہے۔۔

مسلمان نیکیوں کا ڈھیر جمع کرنے کے لیے نماز پڑھتا ہے اور دیگر فرائض سر انجام دیتا ہے۔۔ جبکہ مومن کی تمنا صرف دیدارِ الٰہی ہوتی ہے اس لیے اسکی نماز معراج ہوتی ہے۔۔

اور یہی جنت کا آخری مقام بتایا جاتا ہے۔۔

جب کوئی شخص اپنے مجازی محبوب کے مقابل بیٹھتا ہے۔۔ تو دھڑکنیں رقص کرنے لگتی ہیں۔۔ وقت ساکت ہوجاتا ہے۔۔زبان مفلوج ہوجاتی ہے ایک سرور ایک سکون کی کیفیت ہوتی ہے۔۔ اور نگاہیں محبوب کے چہرے سے ہٹتی نہیں ہیں۔۔ یہ عشق کی معراج ہے۔۔

مگر کہاں عشقِ مجازی اور کہاں عشقِ حقیقی۔۔

مومن کے دل میں صرف اللہ ہوتا ہے۔۔ اسکا محبوب اسکا عشق صرف

اللہ ہوتا ہے۔۔

جب وہ نماز میں سجدہ کرتا ہے تو اسکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ رب العالمین کے سامنے جھکا ہے۔۔ اس وقت اسکا رب اسکی طرف متوجہ ہے اور وہ اس وقت اس رب کے دربار میں سجدہ کر رہا ہے۔۔ جب مومن کو اپنا مقام حاصل ہوجاتا ہے اور اسکا قیام روح میں ہوجاتا ہے۔۔ تو سجدہ صرف اسکا وجود ہی نہیں بلکہ اسکی روح کر رہی ہوتی ہے۔۔ بندے کے پاس کچھ نہیں رہتا سوائے عشقِ حقیقی کہ۔۔ اسکا وجود اس خوف سے کانپ رہا ہوتا ہے کہ وہ بادشاہوں کے بادشاہ کے دربار میں کھڑا ہے۔۔ اسکا ہر عمل من جانب اللہ ہوتا ہے۔۔ وہ کسی سے محبت رکھتا ہے تو اللہ کے لیے اور دشمنی رکھتا ہے تو اللہ کہ لیے۔۔

موجودہ مسلمان نماز کو ایک مجبوری سمجھتے ہیں۔۔ جبکہ مومن تو نماز میں سلام بھی مجبوراً پھیرتا ہے۔۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں پانچ وقت معراج نصیب ہوتی ہے۔۔

سر شفقت علی کے پورے لیکچر کے درمیان کسی شاگرد نے کوئی سوال

نہیں کیا۔۔ البتہ حرمین پر اس لیکچر کا بہت اثر ہوا۔۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

وہ گھر آچکی تھی اور اپنا کمرہ بند کیے بیٹھی تھی۔۔

یا اللہ میں گناہوں کی کیچڑ اپنی جسم پر لگائے ہوئے تیرے پاس رحم کی بھیک مانگنے آئی ہوں۔۔

یا اللہ میرے گناہوں کو معاف کردے بے شک تو بہت رحیم ہے معاف کرنے والا ہے۔۔

تو میرے دل کے اتنے قریب تھا اور میں تجھ سے غافل رہی۔۔

میرے اللہ مجھے غفلت کے اندھیروں سے نکالنے والی بھی تیری ہی ذات ہے۔۔ مجھے معاف کردے مجھ پر احسان کردے یا رب۔۔ مجھے معاف کردے اللہ معاف کردے۔۔

وہ دونوں ہاتھ پھیلائے اللہ کے حضور دعا کر رہی تھی۔۔

کافی دیر رو رو کر دعا کرنے کے بعد وہ سوچنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے تو اللہ نے ماں باپ دیے بہن بھائی دیے۔۔ رہنے کے لیے گھر دیا بھلے یہ چھوٹا سا ہی سہی۔۔ کھانے کے لیے روٹی دی۔۔ پہننے کے لیے کپڑے دیے۔۔ پڑھنے کے لیے کتابیں دی۔۔ اور نا جانے کون کون سی وہ نعمتیں ہیں جنکہ مجھے معلوم بھی نہیں ہے۔۔

لوگوں کی نظر میں ہم مڈل کلاس لوگ ہیں۔۔ مگر آخرت میں جب اللہ اپنی دی گئی ہر نعمت کا مجھ سے حساب مانگے گا تو میں کیسے دوں گی جب مجھے اس دنیا میں غریب ہونے کے باوجود بھی ہر چیز کا حساب دینا ہوگا تو وہ لوگ جن کے پاس اتنی مال و دولت ہے انکا حساب تو مجھ سے کئی گنا زیادہ ہوگا۔۔

یا اللہ تیرا بہت کرم ہے کہ تونے مجھے اتنا نوازہ دنیا کی نظر میں یہ بھلے بہت کم ہومگر میرے کندھوں پر اسکا بوجھ بہت زیادہ ہے۔۔

بے شک جس شخص کے پاس جتنی آسائشیں ہونگی اس سے آخرت میں اتنا ہی زیادہ حساب لیا جائے گا۔۔

اس پر اسکی آسائشوں کا بوجھ بھی بہت زیادہ ہوگا۔۔

حساب تو ضائع کی گئی پانی ایک ایک بوند کا بھی دینا ہوگا تو مال و دولت تو اسکے آگے بہت بڑی چیزیں ہیں۔۔

اسکے چہرے پر عجیب سہ خوف تھا۔۔ وہ اپنا محاسبہ کر رہی تھی۔۔

وقار بیٹا آٹھ مہینے ہوگے ہیں تمھاری صبا سے منگنی کو۔۔ تم نے کہا تھا کہ منگنی کے چھ مہینے کے بعد ہی تم شادی کرلوگے۔۔ شاہدہ کچھ ناراض لگ رہی تھیں۔۔

وہ اس وقت اس کے کمرے میں کھڑی تھیں جب وہ کہی باہر جانے کی تیاری میں مصروف تھا۔۔

امی میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کے جب تک میں اصفر کو سچائی سے آگاہ نہیں کردیتا۔۔ تب تک میں صبا سے شادی نہیں کر سکتا۔۔

آپ نہیں جانتی کہ میں کس آگ میں جل رہا ہوں۔۔ یہ گناہ مجھے اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے امی۔۔ وہ شیشے کے سامنے پرفیوم لگاتا ہوا کہہ رہا تھا۔۔

ایک سال سے ڈھونڈ رہے ہو تم اسکو آج تک ملا وہ تمھیں؟؟

ساری زندگی نہ ملا وہ تو کیا ساری زندگی شادی نہیں کروگے۔۔ شاہدہ اب اونچی آواز میں بول رہی تھیں۔۔

امی کوشش کرنے دیں مجھے ہو سکتا ہے وہ بہت جلد مل جائے مجھے۔۔ وقار کے لہجے میں ایک امید تھی۔۔

اگر وہ کچھ وقت میں تمھیں نا ملا نہ تو میں تمھاری ایک نہیں سنوں گی پھر۔۔ شاہدہ اسکو انگلی کے اشارے سے تنبیہ کر رہی تھیں۔۔

اچھا ٹھیک ہے جو آپ کہیں گی وہی کروں گا۔۔ فی الحال مجھے زرا کام سے جانا ہے میں نکلتا ہوں۔۔

وہ شاہدہ کے گال پر بوسہ دے کر وہاں سے نکل آیا۔۔

ابھی وہ اپنی بائیک اسٹارٹ کرکے محلے سے نکل ہی رہا تھا کہ اسکے سامنے سے آتی ہوئی ایک بلیک کلر کی کار سے باہر جھانکتے ہوئے ایک لڑکے نے اسکو ہاتھ کے اشارے سے روکا۔۔

ارے فاروق تو۔۔ واہ بھئی نئی گاڑی لے لی تم نے تو۔۔ مٹھائی کہاں ہے۔۔

وقار نے بھی اپنی بائیک اسکی گاڑی کے پاس روکتے ہوئے کہا۔۔۔

یار بس آج ہی لی ہے میرا ایک جاننے والا ہے اسکے شوروم سے۔۔ کیسی لگی؟؟ ہے نہ زبردست۔۔ کار کی ونڈو سے باہر جھانکتا ہوا وہ شخص بولا۔۔

وہ وقار کا دوست تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں یار ہے تو زبردست۔۔ ویسے میں بھی گاڑی لینے کے چکر میں ہوں۔۔

تجھے تو پتہ ہے شادی ہونے والی ہے۔۔ اب شادی کہ بعد بیوی کو بائیک پر گھمانہ کہاں اچھا لگتا ہے۔۔ وقار ہنستا ہوا کہہ رہا تھا۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔ یہ بات تو سہی ہے یار۔۔

تو پھر تم وہی سے لے لو نا گاڑی جہاں سے میں نے لی ہے۔۔

کہاں جگہ جگہ خوار ہوتے پھروگے۔۔ فاروق نے کہا۔۔

ہاں مشورہ تو اچھا ہے یار تیرا۔۔ وقار نے بھی اسکی بات سے اتفاق کیا۔۔

ہاں تو یہ لو۔۔ شوروم کا کارڈ۔۔

بہت اچھا بندہ ہے۔۔ جا کر دیکھلو ایک بار۔۔ فاروق نے شرٹ کی جب سے وزیٹنگ کارڈ نکال کر وقار کی طرف بڑھآیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھینک یو یار۔۔

اچھا میں نکلتا ہوں۔۔ پھر ملاقات ہوگی۔۔ وقار کو کارڈ دے کر وہ شخص چلا گیا۔۔

اسکے جانے کے بعد جب وقار نے کارڈ پر نظر ڈالی تو یہ دیکھ کر اسکو حیرت کا ایک زوردار جھٹکا لگا کہ کارڈ پر اصفر احمد کا نام اور نمبر لکھا تھا۔۔

اور اسکے ٹھیک نیچے ابراہیم احمد کا نام اور نمبر لکھا تھا۔۔

کارڈ دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ یہ شوروم اصفر کا ہے اس لیے پہلی فرصت میں وہ بایک دوڑاتا ہوا وہاں پہنچا۔۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

ایک سال ہوگیا ہے اب تو۔۔

اس ایک سال میں کتنی بدل گئ ہے میری زندگی۔۔

وہ روحانی ریسرچ اکیڈمی کی عمارت کے نیچے سیڑھیوں پر بیٹھی گارڈن میں کھیلتے بچوں کو دیکھ رہی تھی۔۔

اب تو مجھے دنیا کا کوئ دکھ کوئ غم نہیں ہے۔۔ عشقِ حقیقی میں واقعی بہت سکون ہے۔۔

میں بھلے ابھی عشقِ حقیقی کے عروج پر نہیں پہنچی مگر میں اس میں کچھ آگے تو نکل ہی چکی ہوں۔۔ آج میری زندگی میں کتنا سکون ہے۔۔

جب بندے کو خدا ملتا ہے تو واقعی دنیا فانی ہوجاتی ہے۔۔ اسکے جسم میں سکون و اطمینان کی لہر دوڑ رہی تھی۔۔ وہ چہرے پر سجائ مسکراہٹ کے

ساتھ وہاں کے ماحول کا لطف اٹھا رہی تھی۔۔

اس ایک سال میں اس نے وہاں کے فاؤنڈیشن کے لیے بہت سے پراجیکٹس پر کام کیا تھا۔۔

اس کے علاوہ وہ اپنی کلاسز کو پابندی سے اٹینڈ کرتی رہی تھی جس وجہ سے اس نے بہت کم وقت میں بہت کچھ سیکھ لیا تھا۔۔

☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘☘

وقار کو شوروم میں دیکھ کر اصفر کو کچھ زیادہ خوشی محسوس نہیں ہوئی۔۔

البتہ اسکو حرمین والا واقعہ یاد آگیا جس کو وہ ایک سال سے بھلانے کی کوشش میں لگا تھا۔۔

کہو وقار کیسے آنا ہوا۔۔ اصفر نے اس سے کہا۔۔

کتنی عجیب بات ہے اصفر ایک ہی شہر میں رہتے ہوئے بھی میری تم سے ایک سال بعد ملاقات ہو رہی ہے۔۔ وقار نے مدھم آواز میں کہا۔۔

ہاں وہ اس لیے کیوں کہ میں یہاں ہوتا ہی نہیں ہوں۔۔ زیادہ وقت میں حیدرآباد میں ہوتا ہوں۔۔

وہاں بھی ایک شوروم ہے میرا بس اسی وجہ سے۔۔ اصفر نے اس کو بتایا۔۔

وہ اصفر مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔۔ وقار سیدھا مدعے پر آگیا۔۔

ہاں کہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وقار کے منہ سے حرمین اور اس کے درمیان پیدا کی جانے والی غلط فہمی کا سننے کے بعد اصفر کا وجود ساکت ہوگیا۔۔

اسکو لگا جیسے اسکے جسم کا ہر اعضو مفلوج ہوچکا ہے۔۔

کچھ دیر بعد جب وہ اپنے حواسوں میں لوٹا تو اس نے ایک جھٹکے سے اپنے سامنے چیئر پر بیٹھے وقار کا گریبان جکڑلیا۔۔

میں نے تم سے کہا تھا کہ حرمین سے کہنا کہ اصفر اس سے نفرت کرتا

ہے اور اب وہ ملک سے باہر چلا گیا ہے۔۔

تو تم نے اس سے میری موت کا جھوٹ کیوں بولا۔۔ اصفر اس پر دھاڑ رہا تھا۔۔

مجھے لگا کہ اگر میں اسکو تمھارے کہے ہوئے جملے کہوں گا تو وہ مجھ پر یقین نہیں کریگی وہ تم سے رابطہ کرنے کے لیے کچھ بھی کرے گی۔۔

اس لیے میں نے اتنا بڑا جھوٹ بولا تاکہ اسکے پاس صبر کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہ رہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ مجھ پر یقین بھی کرتی یہ سوچ کر کہ موت کا جھوٹ تو کوئی بول نہیں سکتا نہ۔۔ وقار نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا۔۔

اصفر اسکا گریبان چھوڑ کر واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

یہ مجھ سے کیا ہوگیا۔۔۔

کیا کردیا میں نے یہ۔۔

مجھے کچھ بھی کر کے حرمین نے ملنا ہوگا۔۔۔

وقار اب جا چکا تھا مگر اصفر ٹوٹے وجود کے ساتھ وہاں بیٹھے پچھتا رہا تھا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

آج نماز کے بعد مسجد میں بیٹھا وہ خدا کے سامنے اقبالِ جرم کر رہا تھا۔۔

یا اللہ مجھ سے نا شکری ہوگئ ہے بہت بڑی۔۔

میں نے تیری عطا کردی محبت جیسی نعمت کو ٹھکرادیا۔۔ وہ نعمت جس سے میں ساری زندگی محروم رہا۔۔ اور جب وہ مجھے ملی تو میں نے اسکو گوا دیا۔۔

وہ گوہر نایاب تھی جسے میں نے پھتر سمجھ کر ٹھوکر ماردی۔۔

شائید اسی لیے میں ایک سال سے ایک آگ میں جل رہا تھا۔۔

یا اللہ مجھے معاف کردے۔۔

یا اللہ مجھے پچھتاوے کی اس آگ سے بچالے۔۔ میرے اللہ مجھے ایک

موقع دے دے۔۔ میں تیری دی گئ نعمت کو سمجھ نہ سکا میں ناشکرا بندہ ہوں مجھے معاف کردے یا رب۔۔

وہ دونوں ہاتھ پھیلائے اللہ سے التجا کر رہا تھا۔۔

آج اسکا دامن آنسوؤں سے تر تھا۔ آج اسکے آنسوں اس کے گناہوں کو دھو رہے تھے۔۔

اللہ کے سامنے رونے سے اسکا دل ہلکا ہو گیا تھا البتہ وجود میں ایک بے چینی تھی کہ حقوق اللہ تو اللہ پاک معاف کر دیتا ہے۔۔ مگر حقوق العباد کی معافی جب تک بندہ نہ دے دے تب تک اللہ بھی نہیں دیتا۔۔

اسی سوچ کے ساتھ وہ مسجد سے سیدھا حرمین کے گھر گیا۔۔

مگر وہاں جانے پر اسکو پڑوسیوں سے معلوم ہوا کہ حرمین کے گھر والوں نے یہ گھر کسی اور کو بیچ دیا ہے اور اب وہ کہاں رہ رہے ہیں یہ انکو معلوم نہیں۔۔

ایک ہارے ہوئے شخص کی طرح اپنے وجود کو گھسیٹتا ہوا وہ ساحلِ

سمندر پر پہنچا۔۔

وہاں سمندر کے کنارے کھڑا وہ حرمین سے ہونے والی پہلی ملاقات سے آخری ملاقات کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔

آج اسکے وجود میں بلکل خاموشی تھی۔۔

سمندر میں اٹھتی لہروں کا شور، فضا کا شور یا آسمان میں اڑھتے پرندوں کا شور بھی اسکے وجود کی خاموشی کو توڑ نہیں سکتا تھا۔۔

کار سے ٹیک لگائے وہ ٹوٹے پھوٹے وجود کو سنبھالے کھڑا تھا جب اسکے دماغ میں ایک جھماکے سے شفا کا خیال آیا۔۔

حرمین اس وقت عمارت کے سامنے گارڈن میں موجود پھولوں کو چھو رہی تھی۔۔ جب اسکو اپنے پیچھے سے کسی کی آواز آئی۔۔

کیا مجھے معافی مل سکتی ہے؟؟ وہ آواز اصفر کی تھی۔۔

اصفر کو دیکھ کر کچھ دیر حرمین حیرانی کے عالم میں خاموش رہی پھر اسنے

کہا۔۔

تم یہاں کیسے؟؟

وہ سب میں تمھیں بتادوں گا ابھی مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے

حرمین۔۔ اصفر کی آنکھوں میں نمی تھی۔۔

حرمین کچھ نہیں بولی۔۔

مجھے معاف کردو حرمین میں نے تم پر بھروسہ نہیں کیا۔۔

میں نے تمھیں غلط سمجھا۔۔ میرا گناہ معافی کے قابل نہیں ہے۔۔ مگر تمھارا دل بہت بڑا ہے مجھے معاف کردو پلیز۔۔ ایک موقع دے دو مجھے۔۔

وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا تھا۔۔

ہاتھ مت جوڑو اصفر۔۔ میں تمھیں کب کا معاف کر چکی ہوں۔۔

مگر میں تمھیں اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتی۔۔

کیوں حرمین؟؟مجھے ایک موقع دے دو تمھیں خدا کا واسطہ ہے۔۔ اسکا

چہرہ آنسوؤں سے بھیگ رہا تھا۔۔

میرے دل میں تمھارے لیے اب وہ جزبہ محبت نہیں ہے۔۔

مجھے اللہ کی محبت مل گئ ہے۔۔ اب تمھاری محبت کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔۔ حرمین کے چہرے پر نہ افسوس تھا نہ کوئ دکھ۔۔

حرمین میں محبت سے محروم رہا ہوں۔۔ مجھے پہلی بار ایک ننھے سے ستارے کی شکل میں ایک لڑکی ملی تھی جس نے میری زندگی میں محبت کی محرومی کو ختم کردیا تھا۔۔

اور میں نے اس کو کھودیا۔۔

مگر آج وہ ننھا سہ ستارہ اتنا روشن ہوگیا ہے کہ اسکی چمک نے میری آنکھوں کو کھول دیا ہے۔۔

تمھاری آنکھیں کھلنے میں بہت دیر ہوگئ ہے اصفر۔۔ حرمین کا لہجہ سرد تھا۔۔

حرمین اگر تم مجھے نا ملی تو میں ساری زندگی پچھتاوے کی آگ میں جلتا

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رہوں گا مرتا رہوں گا۔۔

پچھتاوا انسان کو زہنی معزور بنا دیتا ہے۔۔ میں ساری زندگی تڑپتا رہوں گا نہ مجھے تم ملو گی نہ خدا ملے گا۔۔

لیکن اگر تم مل گئ تو میرے اندر پچھتاوے کی آگ ٹھنڈی ہوجائے گی۔۔ میں پھر کبھی تمھارے لیے آنسوں نہیں بہاؤں گا۔۔

میرے آنسوں صرف اللہ کی محبت میں نکلیں گے۔۔

دھوکا کھانے والے کا تو دل ٹوٹا ہوتا ہے۔۔ اسکو پھر بھی صبر آجاتا ہے۔۔ مگر دھوکا دینے والے کو کبھی صبر نہیں آتا وہ ساری زندگی اپنی ہی لگائ ہوئ آگ میں جلتا رہتا ہے۔۔

میں نے بھلے تمھیں دھوکا نہیں دیا مگر تمھارا سچ جانے بنا تمھیں غلط سمجھا تمھارا دل توڑا تم سے جھوٹ بولا۔۔

مجھے اس آگ میں جلنے سے بچالو۔۔

اگر تم نے مجھے اپنی زندگی میں شامل نہ کیا تو میں پچھتاتا رہوں گا کہ

میں نے اپنی کوتاہی کی وجہ سے اپنی سچی محبت کو کھو دیا۔۔

وہ کانپتے لبوں سے کہہ رہا تھا۔۔

حرمین سوچ کے سمندر میں ڈوب گئ اسکو سر شفقت علی کی کہی وہ بات یاد آنے لگی

جب انسان اللہ کے عشق میں مبتلا ہو جاتا ہے تو عشقِ حقیقی دنیاوی محبت پر غالب آجاتی ہے۔۔ اللہ بندے کو اسکی محبت بھی دے دیتا ہے ۔۔ مگر بندے کے دل میں پھر اس شخص کہ لیے وہ جزبہ نہیں رہتا۔۔ وہ دوبارہ ملنے والی اپنی محبت کو صرف اللہ کے لیے اپناتا ہے۔۔ صرف اللہ کے لیے اس سے محبت رکھتا ہے۔۔

حرمین پلیز۔۔ ہوسکتا ہے تم میرے لیے ہدآئیت کا ذریعہ بن جاؤ تمھارا ساتھ پا کر میں بھی عشقِ حقیقی کی منزل پر قدم رکھ دوں۔۔ وہ نرم لہجے بولا۔۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ بولی۔۔

میں تم سے اللہ کہ لیے رشتۂ اضدواج قائم کرسکتی ہوں۔۔ کیوں کہ اللہ ہی دلوں کو ملانے والا ہے۔۔ حرمین کی بات سن کر اصفر کے چہرے پر ایک چمک آ گئی۔۔

آج شادی کے سرخ جوڑے میں وہ اسٹیج پر اپنے جیون بھر کے ساتھی کے ساتھ بیٹھی تھی۔۔

ہال میں موجود ہر شخص کی نظر ان دونوں پر تھی۔۔ وہ دونوں گلشن کہ دو گلابوں کی طرح کھل رہے تھے۔۔

وہ حسین و جمیل جوڑا جو آج آسمان کے دو ستاروں کی مانند چمک رہا تھا۔۔ انکی چمک بتا رہی تھی کہ اللہ کے بنائے گئے جوڑے آسمان کے ستارے ہوتے ہیں جنکی چمک سے انکا سارا خاندان روشن ہوتا ہے۔۔

اصفر حرمین کے چہرے کو دیکھتا یہ سوچ رہا تھا کہ اللہ نے اس کو اپنی محبت کے لیے بنایا ہے جبھی اللہ کہ دربار میں اسکا معافی نامہ قبول کرلیا گیا۔۔ اور ساری زندگی اسکو کسی کی محبت میں تڑپنے سے بھی بچالیا گیا۔۔

جبکہ حرمین کے دل میں آج ایک ہی بات تھی کہ۔۔ بندے کی محبت سے خدا نہیں ملتا مگر خدا کی محبت سے ساری دنیا مل جاتی ہے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

❤ختم شدہ❤

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین New Era Magazine کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

Neramag@gmail.com

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: انیو یرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews